محمود النحو حصہ اول

طلباء کو الجھنوں سے بچا کر،

دلچسپی کے ساتھ نحو سکھانے والی کتاب

اس کتاب میں طلباء کی ذہنی سطح کے پیش نظر

تعریف کے جامع و مانع ہونے کی فکر کے بجائے

طلباء کو بآسانی سمجھ میں آنے کی فکر زیادہ کی گئی ہے۔

اس کتاب میں نحوی ترکیب سکھانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے

مرتب

مولانا جمیل احمد صاحب بھاؤنگری

خادم جامعہ محمودیہ، بھاؤنگر، گجرات، الہند

ناشر

مکتبۂ محمودیہ، جامعہ محمودیہ، بھاؤنگر، گجرات، الہند

تفصیلات

کتاب کا نام : محمود النحو ۔ (حصہ اول)

مرتب : مولانا جمیل احمد صاحب بھاؤنگری

سن طباعت : ۲۰۲۱ء مطابق ۱۴۴۲ھ

ہر عالمِ دین کو اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت ہے،

بشرطیکہ کتاب میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

اگر کتاب کے بارے میں کوئی مفید رائے ہو تو مرتب سے ضرور رابطہ کریں۔

اس کتاب کے پڑھانے کے ساتھ ساتھ 'نحوی مشق بک' میں سے

طلباء کو تمرین کی مشق ضرور کروائیں، ورنہ نحو کی پختگی مشکل ہے۔

: ملنے کے پتے :

(1) Jamiah Mahmoodiyyah, Landa Sheri, Fakhruddin Aliahmed Road, Bhavnagar-364001. (Gujrat, India)
Mo.: 9033717520, 9723925349

(2) Al-Ameen Kitabistan, Shop No.9, Madani Market, Deoband-247554. (Dist.: Saharanpur, U.P. India)
Mo :- 9412680528, 9557515199, 9027755527.

(3) Maktabatul Ehsan, Shop No.3, Minara Market, Nr. Masjid Rasheed, DarulUloom Road, Deoband.
Mo :- 9027755527, 9412680528

فہرست مضامین

اسم کا بیان

فعل کا بیان

حرف کا بیان

تقریظ

فخر الاماثل، جامع المعقول والمنقول

حضرت مولانا شیخ یونس صاحب تاجپوری دامت برکاتہم العالیہ

(شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم وڈالی، سابرکانٹھا)

باسمہ تعالیٰ

مولانا جمیل احمد صاحب نے فن نحو میں 'محمود النحو' نامی کتاب تالیف فرمائی ہے۔مولانا کو فن نحو سے کافی لگاؤ ہے۔ابتدائی طلباء کو فن نحو سے کس طرح آگاہ کیا جائے؟ اس کی باریکیوں کو کس طرح آسان کر کے سمجھایا جائے؟ کہ بچے شوق سے مضامین کو محفوظ کرلیں، اس میں مولانا کو ید طولی ومہارت حاصل ہے۔مدارس کے طلباء کے لئے بڑی محنت کر کے، سالہا سال کے تجربہ کی روشنی میں مولانا نے یہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔

اللہ پاک مولانا کی اس محنت کو قبولیت سے نوازیں اور اہل مدارس اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اس کو داخل درس بنائیں اللہ پاک اس کی ان کو توفیق عطاء فرمائیں۔آمین یارب العالمین۔

محمد یونس عفی عنہ

۲، ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

کچھ باتیں اس کتاب کے بارے میں...

باسمہ تعالیٰ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے ادارے جامعہ محمودیہ کے قیام کو دس سال گزر گئے۔اس ادارے کے قیام کے مقاصد میں سے اہم مقصد مقامی علماء کو وجود میں لانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں کامیابی بھی مل رہی ہے۔ابھی تک پندرہ مقامی علماء فارغ ہو چکے ہیں۔ والیوں کا تقاضا تھا کہ کم سالوں میں عالمیت کی تکمیل کی جائے، اس لئے عالمیت کا کورس سات سالہ بنایا گیا ہے۔ ہمارے یہاں سال اردو اور سال فارسی علیحدہ نہیں ہیں، بلکہ عالمیت کے سات سالوں میں شامل کر دیئے گئے ہیں اور عالمیت کے طلباء کا داخلہ براہ راست عربی اول میں ہوتا ہے۔

پہلے سال طلباء کو عالمیت کے ساتھ ساتھ ناظرہ قرآن پاک اور اردو سکھانے کی مستقل محنت کرنی پڑتی ہے۔عربی سوم میں ایک گھنٹہ فارسی کے لئے رکھا گیا ہے۔ جس میں پورے سال میں طلباء فارسی کی پانچ کتابیں پڑھ لیتے ہیں۔اب ظاہر بات ہے کہ عربی اول میں داخلہ لینے والا بچہ نہ اردو سے واقف اور نہ ہی فارسی سے۔ اس لئے نحو کی موجودہ کتابوں میں سے کوئی بھی اس جامعہ کے طلباء کی ذہنی سطح کے

مطابق معلوم نہیں ہوئی۔اس لئے جامعہ کے اساتذہ نے مشورہ کیا کہ نحو کی ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جو جامعہ کے طلباء کی ذہنی سطح کے مطابق ہو اور ترتیب دینے کی ذمہ داری مجھ ضعیف پر ڈالی گئی۔

میں نے اللہ پر بھروسہ کر کے کام شروع کر دیا۔جب ایک صفحہ میں لکھ لیتا تو اس کی پرنٹ نکال کر طلباء کو دے دیتا اور استاذ صاحب اسی صفحہ سے سبق پڑھا دیتے ۔اس طرح پورے ایک سال میں یہ کام مکمل ہوا اور اس کتاب کو ترتیب دیئے آٹھ سال کا عرصہ گزر گیا۔اس ادارے کی عربی اول کی آٹھ جماعتیں بحمد اللہ اس کو پڑھ چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین تیار ہوئی ہیں۔ہم نے اس کتاب کا جو نتیجہ پایا ہے اور طلباء جس نوعیت سے تیار ہوئے ہیں اس کا اندازہ قارئین طلباء کا روبرو جائزہ لے کر ہی لگا سکتے ہیں۔

کتاب میں کام کی کچھ نوعیت :

فن نحو کو بعض لوگ خشک فن سمجھتے ہیں اور اس کی تعلیم کا طریقہ بھی ایسا اختیار کیا گیا ہے جس سے طلبہ میں اکتاہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور نحو میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ جب طالب علم کی دلچسپی ہی ختم ہو جائے گی تو وہ اس فن میں ترقی کیسے کر پائے گا؟

اس کتاب کو لکھنے سے پہلے نحو کی کئی کتب کو دیکھا گیا،لیکن اکثر کتابوں کے مطالعہ سے ایسا محسوس ہوا کہ ان کا معیار طلباء کی ذہنی سطح سے کافی اونچا ہے اور اجمال

سے بہت زیادہ کام لیا گیا ہے۔اس لئے مسائل نحو میں تسہیل اور تفصیل کی شدید ضرورت محسوس ہوئی، تاکہ طالب علم اس فن کو مشکل نہ سمجھ لے اور اس کی دلچسپی باقی رہے۔

اس کتاب کی ترتیب دینے میں کچھ اہم امور کا خیال کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں :

(۱) حتی الامکان اردو کے مشکل الفاظ اور مشکل عبارات کے استعمال کرنے سے گریز کیا گیا ہے۔

(۲) کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں وہ مباحث لئے گئے ہیں جو آسان ہیں، مشکل مباحث کو دوسرے حصے میں ذکر کیا گیا ہے۔اسی طرح ایک بحث کی بنیادی باتوں کو ہی پہلے حصے میں شامل کیا گیا ہے، آگے کی باتوں کو دوسرے حصے میں ذکر کیا گیا ہے تاکہ طالب علم کسی الجھن کا شکار نہ بنے۔

(۳) جو اصطلاحی لفظ پہلے گزرا نہ ہو اس کو استعمال کرنے سے احتیاط برتی گئی ہے۔مثلا اسم کی علامات میں بتلایا جاتا ہے کہ مصغر ہونا۔حالانکہ تصغیر کا بیان ابھی تک پڑھایا ہی نہیں گیا تو طالب علم اس علامت کو کیسے سمجھ پائے گا ؟ اس لئے ایسی علامات کو پہلے حصے میں شامل نہ کرتے ہوئے، دوسرے حصے میں شامل کیا گیا ہے۔

(۴) تعریف کے بجائے تعارف پر اکتفاء کیا گیا ہے۔بعض مرتبہ تعریف

اوراس کے جامع ومانع ہونے کی بات سمجھانے میں طالب علم اصل بات سے ہی کورا رہ جاتا ہے۔طالب علم کا ذہن تعریف کی حدود و قیود میں نہ الجھ جائے اس لئے تعریف سے بچ کر تعارف سے کام لیا گیا ہے۔اور ظاہر بات ہے کہ جب تک کسی چیز کا تعارف نہ ہوتب تک اس کی تعریف حاصل نہیں ہوسکتی۔

(۵) محمودالنحو کے دونوں حصوں کی 'نحوی مشق بک' بھی تیار کی گئی ہیں۔ طلباء جب تک تمارین میں پوچھے گئے سوالات ازخود حل نہ کرلیں تب تک ان پر سبق کے بارے میں اطمینان نہیں کیا جاتا۔تمارین حل کر لینے کے بعد جب طالب علم استاذ صاحب کے سوالوں کے اطمینان بخش جوابات دینے لگتا ہے تب اس کے سبق سمجھ میں آنے کا اطمینان کیا جاتا ہے۔

نحوی مشق بک : یہ نحوی مشق بک ہمارے ادارے کے استاذ نحو جناب مفتی اکرم صاحب زیدمجدہٗ نے اس کتاب کے اسباق کی ترتیب پر تیار کی ہے۔جس میں نحوی مشق خاص انداز سے دی گئی ہے، تا کہ طالب علم میں نحوی استعداد پیدا کرنا آسان ہوجائے۔کتاب کے طوالت کے اندیشہ سے اس نحوی مشق بک کواس کتاب کا حصہ نہیں بنایا گیا، بلکہ الگ کتاب کی شکل میں چھاپا گیا ہے۔اگر کوئی اس کا خواہش مند ہے تو اس کتاب میں دیئے گئے پتہ پر رابطہ کر کے حاصل کرسکتا ہے۔

خیرخواہان طلاب سے ایک عاجزانہ درخواست :

طلباء کی فکر کرنے والے اوران کا مستقبل سنور جانے کے متمنی حضرات سے

عاجزانہ درخواست ہے کہ اس ضعیف کی اس بات کو دل پر لیں اور سنجیدگی سے اس پر غور کریں کہ مقصد طالب علم کو فن سمجھانا ہے، نہ کہ اس کے حدود و قیود سے واقف کرانا۔ جب ایک بات سمجھ میں آ گئی اور اس کا تعارف ہو گیا تو پھر آئندہ اس کی تعریف کا سمجھنا بہت آسان ہے اور طالب علم کو اس کی حدود و قیود سمجھنے میں الجھن بھی نہیں ہوگی۔

ایک مفید مشورہ :

اگر کسی مدرسہ کے ذمہ دار حضرات اس کتاب کو داخل نصاب کرنا چاہیں تو ان کے لئے اس ضعیف کا مشورہ یہ ہے کہ اس کتاب کو عربی اول سے پہلے والے سال میں داخل کریں تا کہ عربی اول میں نحو کی کتابیں سمجھنا آسان ہو جائے۔ **وما ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ، علیه توکلت والیه انیب۔**

اب اخیراً اس کتاب میں جنہوں نے جس طرح بھی تعاون کیا ہے ان سب کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں، خصوصاً اس جامعہ کے متحرک و فکرمند استاذ جناب مفتی اکرم صاحب زید مجدہٗ کا، کہ جنہوں نے ہر وقت اس ضعیف کا ساتھ دیا، مفید مشوروں سے نوازا اور غلطیوں پر متنبہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی مساعیٔ جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور ضعیف کی اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرما کر

ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین یارب العالمین۔

جمیل احمد بھاؤنگری
خادم جامعہ محمودیہ، بھاؤنگر، گجرات
۲۴-ذوالقعدہ ۱۴۴۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم ط

نحو کی تعریف : نحو کا علم وہ علم ہے جس سے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور ہر لفظ کے آخری حرف کی حرکت معلوم ہو۔

فائدہ : نحو کے علم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

فصل-١ : لفظ کا بیان

لفظ : جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اسے 'لفظ' کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں : (١) موضوع، (٢) مہمل۔

لفظِ موضوع : وہ لفظ ہے جو معنیٰ والا ہو۔ جیسے : 'کھانا وانا لاؤ' میں 'کھانا' کا لفظ۔

لفظِ مہمل : وہ لفظ ہے جو معنیٰ والا نہ ہو۔ جیسے : 'کھانا وانا لاؤ' میں 'وانا' کا لفظ۔

فصل-٢ : مفرد و مرکب کا بیان

مفرد : اکیلے لفظ کو کہتے ہیں۔ جیسے : قَلَمٌ، حَامِدٌ.

فائدہ : مفرد کو 'کلمۂ' بھی کہتے ہیں۔

مرکب : دو یا دو سے زیادہ ملے ہوئے لفظوں کو کہتے ہیں۔ جیسے : اَلْعِلْمُ نُوْرٌ، قَلَمُ حَامِدٍ.

فائدہ : کلمہ (مفرد) کی تین قسمیں ہیں اور مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

فصل-۳ : مفرد کی قسموں کا بیان

کلمہ کی تین قسمیں ہیں : (۱) اسم، (۲) فعل، (۳) حرف۔

اسم : اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی آدمی یا جانور یا جگہ یا چیز کا نام سمجھ میں آئے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ جیسے زَیْدٌ، جَمَلٌ (اونٹ)، طَائِفٌ (مشہور شہر کا نام)، شَجَرٌ (درخت)۔

فائدہ ۱ : زمانہ وقت کا نام ہے اور وقت تین ہیں: (۱) ماضی (گزرا ہوا)، (۲) حال (موجودہ)، (۳) مستقبل (آنے والا)۔

فائدہ ۲ : اسم، فعل اور حرف تینوں کو پہچاننے کے لئے کچھ علامات (نشانیاں) ہیں۔ ان میں سے اسم کی بعض علامات یہ ہیں :

۱. اس کے شروع میں الف لام ہو۔ جیسے : اَلرَّجُلُ،

۲. اس کے اخیر میں تنوین ہو۔ جیسے : زَیْدٌ

۳. اس کے اخیر میں گول ۃ ہو۔ جیسے : مُسْلِمَةٌ وغیرہ۔

(دیگر علامات کا بیان دوسرے حصے میں آئے گا۔ ان شاء اللہ)

فعل : اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کا ہونا یا کرنا سمجھ میں آئے اور اس میں تینوں

زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے قَـرَأَ (اس نے پڑھا)، یَقْرَأُ (وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا)۔

فائدہ : فعل کی بعض علامات یہ ہیں :

۱. اس کے شروع میں 'قَدْ' ہو۔ جیسے : قَدْ قَرَأَ (اس نے پڑھا ہے)۔

۲. ''س'' یا ''سوف'' اس کے شروع میں ہو۔ جیسے : سَیَـقْرَأُ ، سَوْف یَقْرَأُ (عنقریب پڑھے گا وہ)۔

۳. اس کے آخر میں جزم ہو۔ جیسے : لَـمْ یَـحْـفَـظْ (اس نے یاد نہیں کیا)۔

وغیرہ۔ (دیگر علامات کا بیان دوسرے حصے میں آئے گا۔ ان شاء اللہ)

حرف : اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے معنٰی اسم یا فعل کے ساتھ ملائے بغیر معلوم نہ ہو۔ جیسے مِنْ (سے)، فِيْ (میں)، اِلٰی (تک)۔

فائدہ ۱ : حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی علامت نہ پائی جائے۔

فـائدہ ۲ : اسم اور فعل اپنے معنٰی بتانے میں دوسرے لفظ کے محتاج نہیں ہوتے اور حرف اپنے معنٰی بتانے میں دوسرے لفظ کا محتاج ہوتا ہے کہ جب تک 'مِنْ، فِيْ' کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جائے گا ان سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

فصل-۴ : مرکب کی قسموں کا بیان

مرکب کی دو قسمیں ہیں :

(ا) مرکب مفید : جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ

مل جائیں اوران دونوں سے پوری بات معلوم ہوتو اس کو'مرکب مفید' کہیں گے۔
جیسے : اَلدِّیْنُ سَهْلٌ (دین آسان ہے)، اَلْعِلْمُ نُوْرٌ (علم نور ہے)، اَلْقَلَمُ فِی الْجَیْبِ (قلم جیب میں ہے)۔

(۲) مرکب غیر مفید : جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جائیں اوران دونوں سے پوری بات معلوم نہ ہوتو اس کو'مرکب غیر مفید' کہیں گے۔ جیسے : قَلَمُ حَامِدٍ (حامد کی قلم)، رَجُلٌ طَوِیْلٌ (لمبا آدمی)، بَابُ مَدْرَسَةٍ کَبِیْرَةٍ (بڑے مدرسہ کا دروازہ)۔

فائدہ : مرکب مفید کو'جملہ'اور'کلام' بھی کہتے ہیں۔

فصل-۵ : جملہ کی قسموں کا بیان

مرکب مفید یعنی جملہ کی چند قسموں میں سے دو یہ ہیں :

(ا) جملہ اسمیہ : وہ جملہ ہے جس کا پہلا حصہ اسم ہو۔ جیسے : اَلْقُرْاٰنُ کِتَابٌ.

فائدہ ا : جملہ اسمیہ کا دوسرا حصہ کبھی اسم ہوتا ہے۔ جیسے : اَلْقُرْاٰنُ کِتَابٌ میں کتاب کا لفظ اور کبھی فعل ہوتا ہے۔ جیسے : اَلْوَلَدُ جَلَسَ میں جَلَسَ کا لفظ۔

فائدہ ۲ : جملہ اسمیہ کے پہلے حصے کو مبتدا اور دوسرے حصے کو خبر کہتے ہیں۔

قاعدہ : مبتدا اور خبر دونوں پر ہمیشہ پیش آتا ہے۔

(۲) جملہ فعلیہ : وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو اور دوسرا جز فاعل (اسم)۔
جیسے : جَلَسَ الْوَلَدُ (لڑکا بیٹھا)۔

فائدہ : فاعل : کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے : ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اور جَلَسَ الْوَلَدُ (لڑکا بیٹھا) ان مثالوں میں مارنے کا کام زید نے اور بیٹھنے کا کام لڑکے نے کیا ہے اس لئے 'زَیْدٌ' اور 'الْوَلَدُ' دونوں کو فاعل کہیں گے۔

قاعدہ : فاعل پر ہمیشہ پیش آتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی ترکیب[1] : اَلْقُرْآنُ کِتَابٌ. اَلْقُرْآنُ مبتدا، کِتَابٌ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ کی ترکیب : جَلَسَ الْوَلَدُ. جَلَسَ فعل، الْوَلَدُ فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

﴿ فصل -٦ : مرکب غیر مفید کی قسموں کا بیان ﴾

مرکب غیر مفید کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) مرکب اضافی، (۲) مرکب توصیفی، (۳) مرکب منع صرف، (۴) مرکب بنائی، (۵) مرکب صوتی۔

ان میں سے دو کا بیان یہاں کیا جاتا ہے :

(۱) مرکب اضافی : وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں پہلے اسم کا تعلق دوسرے اسم کے ساتھ ہو۔ پہلے اسم کو 'مضاف' اور دوسرے اسم کو 'مضاف الیہ' کہتے ہیں۔ جیسے :

۱۔ اساتذہ طلباء کو ترکیب کا مطلب سمجھا دیں کہ جملہ میں آنے والے تمام لفظوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق بتانا۔ اس کو 'ترکیب' کہتے ہیں۔

قَلَمُ حَامِدٍ (حامد کا قلم) میں قلم مضاف اور حامد مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ ۱ : مضاف پر الف لام اور تنوین نہیں آتی۔

قاعدہ ۲ : مضاف پر زبر، زیر، پیش تینوں آسکتے ہیں اور مضاف الیہ پر ہمیشہ زیر ہی آتا ہے۔

فائدہ ۱ : اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے اور عربی میں اس کا الٹا ہوتا ہے۔

فائدہ ۲ : مضاف الیہ کے معنوں میں کا، کے، کی اور را، رے، ری کا ترجمہ ہوتا ہے۔

(۲) مرکب توصیفی : وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا اسم پہلے اسم کی (اچھی یا بری) حالت بیان کرے۔ پہلے اسم کو 'موصوف' اور دوسرے کو 'صفت' کہتے ہیں۔

جیسے : اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ (محنتی لڑکا)۔ اس مثال میں اَلْوَلَدُ موصوف اور الْمُجْتَهِدُ صفت ہے۔ یہ اچھی حالت کی مثال ہے اور بری حالت کی مثال : اَلْوَلَدُ الْكَسْلَانُ (سست لڑکا)۔

قاعدہ : موصوف، صفت دونوں پر ایک ہی اعراب آتا ہے۔

فائدہ ۱ : اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے اور عربی میں اس کا الٹا ہوتا ہے۔

فائدہ ۲ : مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا۔ جیسے : عِلْمُ النَّحْوِ سَهْلٌ (نحو کا علم آسان ہے)۔ اس مثال میں عِلْمُ النَّحْوِ مبتدا ہے اور جملہ کا ایک حصہ ہے۔

اسم کا بیان

اسم یعنی نام۔

اسم کی جمع اسماء ہے۔

اسم کا صحیح استعمال کرنے کے لئے

اسم کے بارے میں

چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

پہلی بات : اسم کبھی مذکر ہوتا ہے، کبھی مؤنث ہوتا ہے۔

ذات کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں : مؤنث اور مذکر۔

مؤنث : وہ اسم ہے جس میں مؤنث کی کوئی علامت (نشانی) پائی جاتی ہو۔

مؤنث کی تین علامتیں ہیں:

۱۔گول تاء (ۃ) : یعنی وہ تاء جو وقف کی حالت میں 'ہاء' بن جاتی ہے۔ جیسے : طَلْحَة، فَاطِمَة۔

۲۔الفِ مقصورہ : یعنی اخیر میں 'ی' پر کھڑا زبر ہو۔ جیسے: بُشْرٰی، حُبْلٰی ۔

۳۔الفِ ممدودہ : یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے : حَمْرَآءُ، بَیْضَآءُ ۔

فائدہ : ہمزہ کا زائد ہونا ضروری ہے۔ جیسے : بَیْضَاءُ میں ہمزہ زائد ہے اور سَمَاءٌ میں اصلی ہے، زائد نہیں۔

مذکر : وہ اسم ہے جس میں تینوں علامتوں میں سے کوئی علامت نہ ہو۔ جیسے : کِتَابٌ، قَلَمٌ۔

دوسری بات : اسم کبھی ایک چیز بتاتا ہے، کبھی دو، کبھی دو سے زیادہ۔

فصل -۸ : واحد، تثنیہ، جمع کا بیان

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں : (۱) واحد، (۲) تثنیہ، (۳) جمع۔

واحد : وہ اسم ہے جو ایک فرد یا ایک چیز بتائے۔ جیسے : رَجُلٌ (ایک مرد)، کِتَابٌ (ایک کتاب)۔

تثنیہ : وہ اسم ہے جو دو فرد یا دو چیزیں بتائے۔ جیسے : رَجُلاَنِ (دو مرد)، کِتَابَانِ (دو کتابیں)۔

تثنیہ بنانے کے دو طریقے ہیں :

پہلا طریقہ : تثنیہ بنانے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں 'الف' اور زیر والا 'نون' بڑھا دو اور 'الف' سے پہلے والے حرف پر زبر لگا دو۔ جیسے : رَجُلٌ سے رَجُلاَنِ، قَلَمٌ سے قَلَمَانِ، کُرَّاسَةٌ سے کُرَّاسَتَانِ۔

دوسرا طریقہ : واحد کے آخر میں الف کے بجائے جزم والی یاء (یْ) اور زیر والا 'نون' بڑھا دو اور 'یاء (یْ)' سے پہلے والے حرف پر زبر لگا دو۔ جیسے : رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ، قَلَمٌ سے قَلَمَیْنِ، کُرَّاسَةٌ سے کُرَّاسَتَیْنِ۔

جمع : وہ اسم ہے جو تین یا تین سے زیادہ افراد یا چیزیں بتائے۔ جیسے : رِجَالٌ (بہت سے مرد)، کُتُبٌ (بہت سی کتابیں)۔

جمع کی دو قسمیں ہیں : (۱) جمع سالم، (۲) جمع مکسر۔

(۱) جمع سالم : وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے۔ جیسے : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ۔

(۲) جمع مکسر : وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے۔ جیسے : رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

وزن : دو لفظوں کے حروف کی تعداد اور حرکات کی ترتیب ایک جیسی ہو تو ان دونوں کا وزن ایک مانا جائے گا۔ جیسے : رِجَالٌ اور کِلَابٌ دونوں میں حروف اور حرکات کی ترتیب ایک ہی ہے۔

چند الفاظ اور اس کے معانی : (۱) پیش کو ضمہ اور رفع کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اس کو مضموم اور مرفوع۔ (۲) زبر کو فتحہ اور نصب کہتے ہیں اور جس حرف پر زبر ہو اس کو مفتوح اور منصوب۔ (۳) زیر کو کسرہ اور جر کہتے ہیں اور جس حرف پر زیر ہو اس کو مکسور اور مجرور۔ (۴) ماقبل: پہلے، مابعد: بعد میں، (۵) واوِ ماقبل مضموم : ایسا واو جس سے پہلے پیش ہو، یاءِ ماقبل مکسور : ایسی یاء جس سے پہلے زیر ہو، (٦) نون مفتوح : زبر والا نون۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں : (۱) جمع مذکر سالم، (۲) جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم : وہ جمع ہے جس کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح یا یاءِ ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو۔ جیسے : مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مُسْلِمِیْنَ، مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ اور مُؤْمِنِیْنَ۔

فائدہ : تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا نون اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ جیسے : قَلَمَا حَامِدٍ، قَلَمَیْ حَامِدٍ، مُسْلِمُوْ هِنْدٍ، مُسْلِمِیْ هِنْدٍ۔

جمع مؤنث سالم : وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور لمبی 'تاء' ہو۔
جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ، مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ واحد کے اخیر سے 'ۃ' کو حذف کر کے الف اور تاء بڑھا دو۔ جیسے : مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔

جمع مکسر : اس جمع میں واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہیں رہتا، چند وجہ سے :

۱. کبھی کسی حرف کے بیچ میں آ جانے کی وجہ سے۔ جیسے : رَجُلٌ سے رِجَالٌ.
۲. کبھی کسی حرف کے کم ہو جانے کی وجہ سے۔ جیسے : رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ.
۳. کبھی کسی حرکت میں تبدیلی ہو جانے کی وجہ سے۔ جیسے : اَسَدٌ سے اُسُدٌ.

جمع منتہی الجموع : وہ جمع ہے جو مَفَاعِلُ یا مَفَاعِیْلُ یا فَعَالِلُ کے وزن پر ہو۔
جیسے : مَسَاجِدُ، مَفَاتِیْحُ، رَسَائِلُ وغیرہ۔

ملحوظہ ۱ : قرآن پاک میں جمع مؤنث سالم میں الف کے بجائے کھڑا زبر لکھا جاتا ہے۔ جیسے : فَالْمُدَبِّرٰتِ، وَالْمُرْسَلٰتِ، فَالْمُلْقِیٰتِ ۔

ملحوظہ ۲ : قرآن پاک میں اور اشعار میں بہت سی مرتبہ الف ماقبل مفتوح کی جگہ کھڑا زبر، یاء ماقبل مکسور کی جگہ کھڑی زیر اور واو ماقبل مضموم کی جگہ الٹا پیش لکھا جاتا ہے۔

جیسے : جَنّٰتٍ، خَرّٰصُوْنَ، اِبْرٰهِمَ، نَبِیّٖنَ، یَسْتَوٗنَ، غَاوٗنَ۔

تیسری بات : اسم پر کبھی حرکتیں بدلتی رہتی ہیں اور کبھی نہیں بدلتیں۔

﴿ فصل -۹ : معرب ومبنی کا بیان ﴾

معرب : وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کی حرکت بدلتی رہتی ہو۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں 'زید' کا لفظ۔

مبنی : وہ کلمہ ہے جس کے آخری حرف کی حرکت کبھی بھی نہ بدلتی ہو۔ جیسے : جَاءَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا میں 'هٰذَا' کا لفظ۔

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار معرب آں باشد کہ گردد بار بار

(ترجمہ : مبنی وہ ہے جو اپنی حالت پر ہی رہے، معرب وہ ہے جو بار بار بدلتا رہے۔)

عامل : وہ ہے جو لفظ کے آخری حرف پر زبر، زیر یا پیش دیتا ہے۔

اعراب : وہ چیز ہے جو آخری حرف پر آتی ہے۔

اعراب کی دو قسمیں ہیں :

(۱) حرکتی : ضمہ، فتحہ، کسرہ۔ جیسے : زَيْدٌ، زَيْدًا، زَيْدٍ.

(۲) حرفی : واو، الف، یاء۔ جیسے : اَبُوْحَنِيْفَةَ ، اَبَا حَنِيْفَةَ، اَبِيْ حَنِيْفَةَ.

محل اعراب : آخری حرف کو محل اعراب (یعنی اعراب کی جگہ) کہتے ہیں۔

مثال : مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں با حرف جر عامل ہے اور زید کا آخری حرف دال محل اعراب ہے اور دال کے نیچے زیر اعراب ہے۔

﴿ فصل ۔۱۰ : مبنی کی قسموں کا بیان ﴾

مبنی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مبنی الاصل : وہ کلمے ہیں جو اپنی اصل بناوٹ میں ہی مبنی ہیں۔اور وہ تین ہیں :

۱.فعل ماضی، ۲. امر حاضر معروف، ۳. تمام حروف۔

(۲) مشابہ مبنی : وہ کلمے ہیں جو مبنی الاصل کے مشابہ ہونے کی وجہ سے مبنی ہو گئے ہیں۔ان کو اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔اور یہ آٹھ ہیں۔

فائدہ : مشابہ مبنی : مبنی کے جیسا۔

اسم غیر متمکن یعنی وہ اسم جو اعراب کو جگہ نہیں دیتا۔اس لئے کسی حالت میں اس کے آخری حرف کی حرکت نہیں بدلتی۔

﴿ فصل ۔۱۱ : اسم غیر متمکن کی قسموں کا بیان ﴾

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں :

(۱) ضمیریں، (۲) اسمائے اشارہ، (۳) اسمائے ظروف، (۴) اسمائے موصولہ، (۵) اسمائے افعال، (۶) اسمائے اصوات، (۷) اسمائے کنایات، (۸) مرکب بنائی۔

ملحوظہ : اس حصے میں صرف دو قسموں کا بیان کیا جائے گا، بقیہ کا بیان دوسرے حصے میں ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پہلی قسم : ضمیر کا بیان

ضمیر : وہ اسم ہے جو نام کی جگہ بولا جائے۔ جیسے : ذٰلِکَ مَاجِدٌ، هُوَ مُجْتَهِدٌ.
(وہ ماجد ہے، وہ محنتی ہے۔) اَنْتَ وَلَدٌ، اَنَا تِلْمِيْذٌ۔
ضمیر کی جمع ضمائر ہے۔

ضمیر کی چھ قسمیں ہیں :

(۱) ضمیر مرفوع منفصل، (۲) ضمیر مرفوع متصل، (۳) ضمیر منصوب منفصل، (۴) ضمیر منصوب متصل، (۵) ضمیر مجرور بحرف جر (حرف جر والی)، (۶) ضمیر مجرور باضافت (مضاف والی)۔

ملحوظہ : ان ضمائر میں سے ابھی یہاں نمبر ۱، ۵، ۶ کا بیان کیا جاتا ہے، نمبر ۲، ۳، ۴ کا بیان آئندہ آئے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) ضمیر مرفوع منفصل[1] :

هُوَ	ضمیر مرفوع منفصل	واحد مذکر غائب (کے لئے)	هِيَ	ضمیر مرفوع منفصل	واحد مؤنث غائب
هُمَا	"	تثنیہ مذکر غائب	هُمَا	"	تثنیہ مؤنث غائب
هُمْ	"	جمع مذکر غائب	هُنَّ	"	جمع مؤنث غائب
اَنْتَ	"	واحد مذکر حاضر	اَنْتِ	"	واحد مؤنث حاضر

۱۔ طلباء ضمیر یاد کرتے وقت اس طرح بولیں کہ : "هُوَ ضمیر مرفوع منفصل واحد مذکر غائب کے لئے۔" تاکہ ضمیر کا نام اور صیغہ دونوں باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔

اَنْتُمَا	”	تثنیہ مذکر حاضر	اَنْتُمَا	”	تثنیہ مؤنث حاضر
اَنْتُمْ	”	جمع مذکر حاضر	اَنْتُنَّ	”	جمع مؤنث حاضر
اَنَا	”	واحد متکلم	نَحْنُ	”	تثنیہ وجمع متکلم

(۵) ضمیر مجرور بحرف جر :

هٗ	ضمیر مجرور بحرف جر واحد مذکر غائب کے لئے		جیسے : لَهٗ، مِنْهُ ۔
هُمَا	”	تثنیہ مذکر غائب	جیسے : لَهُمَا، مِنْهُمَا ۔
هُمْ	”	جمع مذکر غائب	جیسے : لَهُمْ، مِنْهُمْ ۔
هَا	”	واحد مؤنث غائب	جیسے : لَهَا، مِنْهَا ۔
هُمَا	”	تثنیہ مؤنث غائب	جیسے : لَهُمَا، مِنْهُمَا ۔
هُنَّ	”	جمع مؤنث غائب	جیسے : لَهُنَّ، مِنْهُنَّ ۔
کَ	”	واحد مذکر حاضر	جیسے : لَکَ، مِنْکَ
کُمَا	”	تثنیہ مذکر حاضر	جیسے : لَکُمَا، مِنْکُمَا ۔
کُمْ	”	جمع مذکر حاضر	جیسے : لَکُمْ، مِنْکُمْ ۔
کِ	”	واحد مؤنث حاضر	جیسے : لَکِ، مِنْکِ ۔
کُمَا	”	تثنیہ مؤنث حاضر	جیسے : لَکُمَا، مِنْکُمَا ۔
کُنَّ	”	جمع مؤنث حاضر	جیسے : لَکُنَّ، مِنْکُنَّ ۔
یْ	”	واحد متکلم	جیسے : لِیْ، مِنِّیْ[1] ۔

[1] ۔ نون وقایہ کے بارے میں یہاں کچھ نہ بتایا جائے ۔ اس کو ضمائر کے بیان میں سمجھایا جائے ۔

نَا	”	تثنیہ و جمع متکلم	جیسے : لَنَا، مِنَّا ۔

فائدہ : ضمائر ہٗ، ھُمَا، ھُمْ، ھُمَا، ھُنَّ سے پہلے اگر زیر آئے یا یاء ساکنہ آئے تو ان ضمائر کی ’ہ‘ پر کسرہ آئے گا۔ جیسے : بِہٖ، بِھِمَا، بِھِمْ، بِھِمَا، بِھِنَّ اور عَلَیْہِ، عَلَیْھِمَا، عَلَیْھِمْ، عَلَیْھِمَا، عَلَیْھِنَّ ۔

(۶) ضمیر مجرور باضافت :

ہٗ	ضمیر مجرور باضافت	واحد مذکر غائب کے لئے	جیسے : قَلَمُہٗ ۔
ھُمَا	”	تثنیہ مذکر غائب	جیسے : قَلَمُھُمَا ۔
ھُمْ	”	جمع مذکر غائب	جیسے : قَلَمُھُمْ ۔
ھَا	”	واحد مؤنث غائب	جیسے : قَلَمُھَا ۔
ھُمَا	”	تثنیہ مؤنث غائب	جیسے : قَلَمُھُمَا ۔
ھُنَّ	”	جمع مؤنث غائب	جیسے : قَلَمُھُنَّ ۔
کَ	”	واحد مذکر حاضر	جیسے : قَلَمُکَ
کُمَا	”	تثنیہ مذکر حاضر	جیسے : قَلَمُکُمَا ۔
کُمْ	”	جمع مذکر حاضر	جیسے : قَلَمُکُمْ ۔
کِ	”	واحد مؤنث حاضر	جیسے : قَلَمُکِ
کُمَا	”	تثنیہ مؤنث حاضر	جیسے : قَلَمُکُمَا ۔
کُنَّ	”	جمع مؤنث حاضر	جیسے : قَلَمُکُنَّ ۔

یْ	”	واحد متکلم	جیسے : قَلَمِیْ ۔
نَا	”	تثنیہ و جمع متکلم	جیسے : قَلَمُنَا ۔

فائدہ ۱ : ضمیر مرفوع منفصل ترکیب میں مبتدا بنتی ہے۔

فائدہ ۲ : ضمیر مجرور اگر حرف جر کے بعد آئے تو ترکیب میں حرف جر کا مجرور اور اگر اسم کے بعد آئے تو مضاف الیہ بنتی ہے۔

فائدہ ۳ : مضاف الیہ کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے: قَلَمُ مَاجِدٍ اور کبھی اسم ضمیر۔ جیسے : قَلَمُهٗ۔

دوسری قسم : اسمائے اشارہ

اسم اشارہ : وہ اسم ہے جس کے ذریعہ اشارہ کیا جائے۔

مشارالیہ : وہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ جیسے : هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب) اس میں هٰذَا اسم اشارہ اور الْكِتَاب مشارالیہ ہے۔

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) اشارۂ قریب : قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے۔

(۲) اشارۂ بعید : دور کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے۔

	اشارۂ قریب			اشارۂ بعید		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذَا	ھٰذَانِ ھٰذَیْنِ	ھٰؤُلَآءِ	ذٰلِکَ	ذَانِکَ،ذَیْنِکَ	اُولٰئِکَ
مؤنث	ھٰذِہٖ	ھٰتَانِ ھٰتَیْنِ	ھٰؤُلَآءِ	تِلْکَ	تَانِکَ تَیْنِکَ	اُولٰئِکَ

فائدہ ۱ : اشارۂ قریب کا ترجمہ 'یہ' اور اشارۂ بعید کا 'وہ' ہوتا ہے۔

فائدہ ۲ : اشارۂ بعید ذٰلِکَ میں مخاطب کے مطابق ضمیریں بدلتی رہتی ہیں۔

جیسے : ذٰلِکَ، ذٰلِکُمَا، ذٰلِکُمْ، ذٰلِکِ، ذٰلِکُمَا، ذٰلِکُنَّ۔لیکن سب کا ترجمہ تو 'وہ' کا ہی ہوگا۔

فائدہ ۳ : کبھی صرف 'ذا' اور 'ذاک' استعمال ہوتا ہے۔ جیسے : ذَا رَجُلٌ (وہ آدمی ہے)، ذَاکَ اُسْتَاذٌ (وہ استاذ ہے)۔

ترکیب : ھٰذَا اسم اشارہ۔ اَلْکِتَابُ مشارالیہ۔اسم اشارہ مشارالیہ مل کر مبتدا۔ سَھْلٌ خبر۔مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ملحوظہ : اسم اشارہ ھٰذَا، ذٰلِکَ کے بعد اگر الف لام والا لفظ آئے تو ترجمہ میں 'ہے' نہیں آئے گا اور اگر بغیر الف لام والا لفظ آئے تو 'ہے' کا ترجمہ ہوگا۔

جیسے : ھٰذَا الْکِتَابُ : یہ کتاب اور ھٰذَا کِتَابٌ : یہ کتاب ہے۔

بقیہ قسموں کا بیان دوسرے حصے میں کیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

چوتھی بات : اسم کبھی خاص ہوتا ہے اور کبھی عام۔

فصل ۔۱۲ : معرفہ ونکرہ کا بیان

کسی اسم کے متعین ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں : معرفہ اور نکرہ۔

معرفہ : وہ اسم ہے جو متعین فرد یا متعین چیز بتائے۔ جیسے ماجِد (متعین آدمی کا نام)، دیوبند (متعین شہر کا نام)۔

معرفہ کی سات قسمیں ہیں :

(۱) **عَلَم** : کسی خاص آدمی یا خاص چیز کے نام کو کہتے ہیں۔ جیسے : خَالِد، زَمْزَم۔

(۲) **اسم ضمیر** : جیسے : اَنَا ، نَحْنُ، هُوَ، هُمَا وغیرہ۔

(۳) **اسم اشارہ** : جیسے : هٰذَا، ذٰلِکَ، هٰذِهٖ، تِلْکَ وغیرہ۔

(۴) **اسم موصول** : جیسے : اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔

(۵) **معرف باللام** : وہ نکرہ جس پر 'اَل' لگا کر معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے : رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ۔

فائدہ : جس اسم پر الف لام لگا دیا جائے اس پر کبھی تنوین نہیں آئے گی، صرف حرکت آئے گی۔

(۶) **وہ اسم ہے جو اوپر کی پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔**

جیسے :

۱ : **علم کی طرف مضاف ہو۔** جیسے : قَلَمُ خَالِدٍ، کِتَابُ خَالِدٍ۔

۲ : **ضمیر کی طرف مضاف ہو۔** جیسے : قَلَمِیْ، قَلَمُکَ۔

۳ : **اسم اشارہ کی طرف مضاف ہو۔** جیسے : قَلَمُ ھٰذَا، قَلَمُ ذٰلِکَ۔

۴ : **اسم موصول کی طرف مضاف ہو۔** جیسے : قَلَمُ الَّذِیْ عِنْدِیْ، کِتَابُ الَّذِیْ عِنْدَکَ۔

۵ : **معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔** جیسے : قَلَمُ الرَّجُلِ، کِتَابُ الرَّجُلِ۔

(۷) معرفہ بہ ندا : وہ اسم ہے جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن گیا ہو۔

جیسے : یَا رَجُلُ ۔

نکرہ : وہ اسم ہے جو متعین فرد یا متعین چیز نہ بتائے، بلکہ تمام کے لئے بولا جائے۔

جیسے: رَجُلٌ (کوئی آدمی)، فَرَسٌ (کوئی گھوڑا)۔

فائدہ : نکرہ میں 'کوئی'، 'کچھ'، 'چند'، 'تھوڑا' وغیرہ کا ترجمہ ہوتا ہے۔

فصل ۔۱۳ : منصرف، غیر منصرف کا بیان

معرب اسم بھی دو قسم کا ہوتا ہے : (۱) منصرف، (۲) غیر منصرف۔

(۱) منصرف کا حکم : اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آسکتی ہیں۔

(۲) غیر منصرف کا حکم : اس پر زبر اور پیش ہی آسکتا ہے، زیر اور تنوین نہیں آسکتی۔

اسم کو غیر منصرف بنانے والے اسباب : نو ہیں : عدل، وصف، تانیث،

معرفہ، عجمۃ، جمع، ترکیب، الف نون زائدتان اور وزن فعل۔ جو اس شعر میں جمع ہیں :

عَدْلٌ وَّ وَصْفٌ وَّ تَانِيْثٌ وَّ مَعْرِفَةٌ   وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيْبٌ
وَالنُّوْنُ زَائِدَةً مِّنْ قَبْلِهَا اَلِفٌ   وَوَزْنُ الْفِعْلِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبٌ

منصرف : وہ اسم ہے جس میں ان میں سے دوسبب نہ پائے جائیں۔

غیرمنصرف : وہ اسم ہے جس میں ان میں سے دوسبب پائے جائیں یا ایک ایسا سبب جو دوسببوں کے برابر ہو وہ پایا جائے۔

چند قواعد : (تفصیلی بیان حصۂ دوم میں، ان شاء اللہ تعالیٰ۔)

(۱) عدل : ایک لفظ کا دوسرے لفظ سے بدل جانا۔ جیسے : عَامِر سے عُمَر ہوگیا اور ثَلاثَةٌ ثَلاثَةٌ سے ثُلاثَ ہوگیا۔

عدل کے چھ اوزان ہیں :

(۱) فُعَالُ جیسے ثُلاثُ (تین تین)، رُبَاعُ (چار چار)، (۲) مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ (تین تین)، مَرْبَعُ (چار چار)، (۳) فُعَلُ جیسے عُمَرُ، زُفَرُ (نام)، (۴) فَعَلُ جیسے سَحَرُ (سحری کا وقت)، (۵) فَعْلِ جیسے اَمْسِ (گذشتہ کل)، (٦) فَعَالِ جیسے قَطَامِ، حَذَامِ (عورتوں کے نام)۔

(۲) وصف : یعنی صفت ہونا۔ جیسے : اَحْمَر (سرخ)، اَصْفَر (پیلا)، سَكْرَان (نشہ والا) وغیرہ۔

(۳) تانیث : لفظ کا مؤنث ہونا۔ جیسے : طَلْحَة، زَيْنَب وغیرہ۔

(۴) معرفہ : معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے صرف علم غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے، دوسری قسمیں نہیں۔ جیسے : عُثْمَان، عِمْرَان وغیرہ۔

(۵) عجمہ : عربی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں علم ہونا۔ جیسے : اِبْـرَاهِيْـم، يَعْقُوْب وغیرہ۔

فائدہ : نوح، هود، لوط، شيث، صالح، شعيب، محمد کے علاوہ تمام انبیاء (عليهم الصلوة و السلام) کے نام عجمہ ہیں۔

(٦) جمع منتہی الجموع : وہ جمع ہے جو مَـفَاعِلُ یا مَفَاعِيْلُ یا فَعَالِلُ کے وزن پر ہو۔ جیسے : مَسَاجِدُ، مَفَاتِيْحُ، رَسَائِلُ۔

(۷) ترکیب : اسم کا مرکب منع صرف ہونا۔ جیسے : رَشِيْدَاَحْمَد

مرکب منع صرف : وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ایک کر لیا جائے اور ان دونوں کے درمیان (مرکب اضافی یا توصیفی والا) کوئی تعلق نہ ہو اور ان دونوں کو جوڑنے والا کوئی حرف بھی نہ ہو۔ جیسے : بَـعْـلَ ایک بت کا نام ہے اور بَـكّ شہر بنانے والے بادشاہ کا نام ہے۔ ان دونوں کو ملانے سے بَعْلَبَكّ بنا، جو ایک شہر کا نام ہے۔

قاعدہ : مرکب منع صرف کا پہلا حصہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور دوسرا حصہ معرب ہوتا ہے اور اس پر غیر منصرف کا اعراب آتا ہے۔

فائدہ ۱ : ایسے تمام نام جو دو ناموں کو جوڑ کر بنائے گئے ہوں جیسے : مُـحَمَّدَزَيْد، رَشِيْدَاَحْمَد وغیرہ، سب مرکب منع صرف میں شامل ہیں۔

فائدہ ۲ : مرکب منع صرف مرکب غیر مفید کی تیسری قسم ہے۔

(۸) الف نون زائدتان : کسی اسم کے آخر میں الف نون کا زائد ہونا۔ جیسے : عُثْمَان، نُعْمَان وغیرہ۔

(۹) وزن فعل : کسی اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ جیسے : اَحْمَدُ مضارع واحد متکلم اَفْعَلُ کے وزن پر اور یَشْرِبُ مضارع واحد مذکر غائب یَفْعِلُ کے وزن پر ہے۔

قاعدہ ۱ : تانیث بالالف (الف مقصورہ، الف ممدودہ) اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے برابر ہیں۔

قاعدہ ۲ : غیر منصرف پر جب الف لام داخل ہو یا مضاف بنایا جائے تو اس پر زیر کی حالت میں کسرہ آتا ہے۔ جیسے : ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسَاجِدِ. ذَهَبْتُ اِلٰى مَسَاجِدِكُمْ.

غیر منصرف کی چند مثالیں :

عمر : اس میں دو سبب ہیں : عدل، معرفہ۔

عثمان : اس میں دو سبب ہیں : معرفہ، الف نون زائدتان۔

طلحة ، زینب : اس میں دو سبب ہیں : معرفہ، تانیث۔

ابراهیم : اس میں دو سبب ہیں : معرفہ، عجمہ۔

سکران : اس میں دو سبب ہیں : الف نون زائدتان، صفت۔

رشیداحمد : اس میں دو سبب ہیں : معرفہ، ترکیب۔

مساجد : اس میں ایک سبب ہے جو دو سببوں کے برابر ہے : جمع منتہی الجموع۔

اسم کی حالتوں کا بیان

اسم کی تین حالتیں ہیں :

اسم کے آخری حرف پر یا تو پیش ہوگا یا زبر یا زیر۔

اگر پیش ہو تو اس کو حالت رفع یا مرفوع کہیں گے۔

اگر زبر ہو تو اس کو حالت نصب یا منصوب کہیں گے۔

اگر زیر ہو تو اس کو حالت جر یا مجرور کہیں گے۔

یعنی اسم یا تو مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔

مرفوع کی جمع مرفوعات ہے،

منصوب کی جمع منصوبات اور

مجرور کی جمع مجرورات۔

فصل ۔ ۱۴ : مرفوعات کا بیان

یعنی ان اسموں کا بیان جن کے آخری حرف پر پیش آتا ہے۔

ایسے اسماء دس ہیں :

(۱) فاعل، (۲) نائب فاعل، (۳) مبتدا، (۴) خبر، (۵) حروف مشبہ بالفعل کی خبر، (۶) افعال ناقصہ کا اسم، (۷) ماولا مشابہ بلیس کا اسم، (۸) لائے نفی جنس کی خبر، (۹) افعال مقاربہ کا اسم، (۱۰) منادی مفرد معرفہ۔

(۱) فاعل : کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اس مثال میں مارنے کا کام زید نے کیا ہے اس لئے 'زید' کو فاعل کہیں گے۔

ترکیب : ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

قاعدہ : فاعل اسم ہی ہوتا ہے۔ فعل اور حرف فاعل نہیں ہوتے۔

فائدہ ۱ : فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ اور کبھی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے : ضَرَبْتُ میں تُ ۔

فائدہ ۲ : جو ضمیر فاعل بنتی ہے وہ 'ضمیر مرفوع متصل' ہوتی ہے۔

فائدہ ۳ : ضمیر مرفوع متصل یہ ہے :

ضمیر مرفوع متصل : ماضی میں :

ضَرَبَ (میں ھُوَ پوشیدہ)، ضَرَبَا (میں الف)، ضَرَبُوْا (میں واؤ)،

ضَرَبَتْ (میں هِیَ پوشیدہ)، ضَرَبَتَا (میں الف)، ضَرَبْنَ (میں نون)،

ضَرَبْتَ (میں تَ)، ضَرَبْتُمَا (میں تُمَا)، ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ)،

ضَرَبْتِ (میں تِ)، ضَرَبْتُمَا (میں تُمَا)، ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ)،

ضَرَبْتُ (میں تُ)، ضَرَبْنَا (میں نَا)۔

ضمیر مرفوع متصل : مضارع میں :

يَفْعَلُ (میں هُوَ پوشیدہ)، يَفْعَلَانِ (میں الف)، يَفْعَلُوْنَ (میں واوَ)،

تَفْعَلُ (میں هِيَ پوشیدہ)، تَفْعَلَانِ (میں الف)، يَفْعَلْنَ (میں نون)،

تَفْعَلُ (میں انت پوشیدہ)، تَفْعَلَانِ (میں الف)، تَفْعَلُوْنَ (میں واوَ)،

تَفْعَلِيْنَ (میں یاء)، تَفْعَلَانِ (میں الف)، تَفْعَلْنَ (میں نون)،

اَفْعَلُ (میں انا پوشیدہ)، نَفْعَلُ (میں نحن پوشیدہ)

ضمیر مرفوع متصل : امر حاضر معروف میں :

اِفْعَلْ (میں انت پوشیدہ)، اِفْعَلَا (میں الف)، اِفْعَلُوْا (میں واوَ)،

اِفْعَلِيْ (میں یاء)، اِفْعَلَا (میں الف)، اِفْعَلْنَ (میں نون)۔

فائدہ ۴ : ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: ضمیر بارز اور ضمیر مستتر۔

ضمیر بارز : وہ ہے جو ظاہر میں دکھائی دے۔ جیسے : ضَرَبَا میں الف اور ضَرَبْتُ میں تُ ۔

ضمیر مستتر : وہ ہے جو دکھائی نہ دے۔ جیسے : ضَرَبَ میں ھُوَ۔

فائدہ ۵ : ماضی کے دو صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے : (۱) واحد مذکر غائب میں ھو اور (۲) واحد مؤنث غائب میں ھی۔ ان کے علاوہ تمام صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔

مضارع کے پانچ صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے : (۱) واحد مذکر غائب میں ھو اور (۲) واحد مؤنث غائب میں ھی، (۳) واحد مذکر حاضر میں انت ، (۴) واحد متکلم میں انا، (۵) جمع متکلم میں نحن۔

قاعدہ ۱ : فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر اور فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث آئے گا۔ جیسے : نَصَرَ وَلَدٌ، سَقَطَ جِدَارٌ، نَصَرَتْ بِنْتٌ، سَقَطَتْ كُرَّاسَةٌ۔

قاعدہ ۲ : جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا۔ جیسے : ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلاَنِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ، ضَرَبَتِ الْبِنْتُ، ضَرَبَتِ الْبِنْتَانِ، ضَرَبَتِ الْبَنَاتُ۔

قاعدہ ۳ : جب فاعل ضمیر ہو تو فعل، فاعل کے مطابق آئے گا، یعنی فاعل واحد ہو تو فعل واحد، فاعل تثنیہ ہو تو فعل تثنیہ اور فاعل جمع ہو تو فعل جمع۔ جیسے : اَلرَّجُلُ ضَرَبَ، اَلرَّجُلاَنِ ضَرَبَا، اَلرِّجَالُ ضَرَبُوْا، اَلْبِنْتُ ضَرَبَتْ، اَلْبِنْتَانِ ضَرَبَتَا، اَلْبَنَاتُ ضَرَبْنَ۔

(۲) نائب فاعل : وہ اسم ہے جو فعل مجہول کے بعد آئے۔ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا) اس مثال میں زَيْدٌ نائب فاعل ہے۔

ترکیب : ضُرِبَ فعل مجہول، زَیْدٌ نائب فاعل۔ فعل مجہول نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

قاعدہ : نائب فاعل کے فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد، تثنیہ، جمع لانے کا قاعدہ فاعل کے قاعدہ کے مطابق ہے۔

قاعدہ ۱ کی مثالیں : نُصِرَ وَلَدٌ، سُقِطَ جِدَارٌ، نُصِرَتْ بِنْتٌ، سُقِطَتْ کُرَّاسَةٌ ۔

قاعدہ ۲ کی مثالیں : ضُرِبَ الرَّجُلُ، ضُرِبَ الرَّجُلاَنِ، ضُرِبَ الرِّجَالُ، ضُرِبَتِ الْبِنْتُ، ضُرِبَتِ الْبِنْتَانِ، ضُرِبَتِ الْبَنَاتُ ۔

قاعدہ ۳ کی مثالیں : اَلرَّجُلُ ضُرِبَ، اَلرَّجُلاَنِ ضُرِبَا، اَلرِّجَالُ ضُرِبُوْا، اَلْبِنْتُ ضُرِبَتْ، اَلْبِنْتَانِ ضُرِبَتَا، اَلْبَنَاتُ ضُرِبْنَ ۔

فائدہ ۱ : نائب فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے : نُصِرَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ اور کبھی ضمیر ہوتی ہے۔ جیسے : نُصِرْتُ میں تُ ۔

فائدہ ۲ : ضمیر مرفوع متصل فعل مجہول کے بعد آئے تو ترکیب میں نائب فاعل بنتی ہے۔ جیسے : نُصِرُوْا میں 'و' اور نُصِرْتُ میں 'تُ' ۔

(۳) مبتدا : وہ اسم ہے جس سے جملہ کی شروعات ہو۔ جیسے : اَلْقُرْآنُ کِتَابٌ (قرآن کتاب ہے) میں اَلْقُرْآنُ کا لفظ۔

(۴) خبر : وہ اسم ہے جس کے ذریعہ سے مبتدا کے بارے میں کوئی خبر دی جائے۔

جیسے : اَلْقُرآنُ کِتَابٌ میں کِتَابٌ کا لفظ۔

قاعدہ ۱ : مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

قاعدہ ۲ : مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

قاعدہ ۳ : کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے۔ جیسے : فِي الدَّارِ زَيْدٌ ۔

ترکیب : فِي الدَّارِ جار مجرور مل کر ثَابِتٌ کا متعلق ہو کر خبر مقدم، اور زَيْدٌ مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

ملحوظہ : جار مجرور مل کر ہمیشہ کسی محذوف لفظ کا متعلّق ہو کر خبر بنتا ہے۔ مبتدا کبھی نہیں بنتا۔

(۵) حروف مشبہ بالفعل کی خبر: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں:

(۱) اِنَّ. بیشک (۲) اَنَّ. یہ کہ (۳) كَأَنَّ. گویا کہ (۴) لَيْتَ. کاش کہ (۵) لٰكِنَّ. لیکن (۶) لَعَلَّ. شاید کہ۔

یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان حروف کا اسم اور خبر کو ان حروف کی خبر کہتے ہیں۔

مثالیں یہ ہیں :

اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ	بیشک زید کھڑا ہے۔
عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	میں نے جانا کہ اللہ بخشنے والے ہیں۔
كَأَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ	زید گویا کہ شیر ہے۔

لَیْتَ الْاُسْتَاذَ غَائِبٌ　　　　کاش کہ استاذ غائب ہوتے۔

اَلْوَلَدُ صَالِحٌ لٰکِنَّ الْوَلَدَ کَسْلاَنٌ　　　　لڑکا نیک ہے، لیکن لڑکا سست ہے۔

لَعَلَّ التِّلْمِیْذَ مَرِیْضٌ　　　　شاید طالب علم بیمار ہے۔

ترکیب : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، زَیْدًا اِنَّ کا اسم، قَائِمٌ اِنَّ کی خبر۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(٦) افعال ناقصہ کا اسم : افعال ناقصہ سترہ ہیں :

کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسیٰ، اَضْحیٰ، ظَلَّ، بَاتَ، رَاحَ، اٰضَ، عَادَ، غَدَا، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِیءَ، مَا انْفَکَّ، مَا دَامَ، لَیْسَ.

یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مبتدا کو ان افعال کا اسم اور خبر کو ان افعال کی خبر کہتے ہیں۔ جیسے : کَانَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً ۔

چند افعال ناقصہ کے معانی:

کَانَ : تھا، ہے۔ جیسے : کَانَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً (لڑکا محنتی تھا)، کَانَ اللّٰهُ رَحِیْمًا (اللہ تعالیٰ رحیم ہے)۔

صَارَ : ہوگیا۔ جیسے : صَارَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً. (لڑکا محنتی ہوگیا۔)

مَا زَالَ : برابر رہا۔ جیسے : مَا زَالَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً. (لڑکا برابر محنت کرتا رہا۔)

لَیْسَ : نہیں ہے۔ جیسے : لَیْسَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً. (لڑکا محنتی نہیں ہے۔)

ترکیب : کَانَ الْوَلَدُ مُجْتَهِدًا. کَانَ فعل ناقص، اَلْوَلَدُ کان کا اسم، مُجْتَهِدًا کان کی خبر۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۷) ما و لا مشابہ بلیس کا اسم : یہ دونوں لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں یعنی مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، اس لئے ان کو 'مشابہ بلیس' (لیس کے جیسے) کہا جاتا ہے۔ جیسے: مَا الْوَلَدُ مُجْتَهِداً. (لڑکا محنتی نہیں ہے۔)

قاعدہ : 'ما' معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور 'لا' صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے : مَا زَیْدٌ قَائِمًا، مَارَجُلٌ ضَارِبًا، لَا رَجُلٌ ظَرِیْفًا.

ترکیب : ما مشابہ بلیس، زید اس کا اسم، قائما اس کی خبر۔ ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۸) لائے نفی جنس کی خبر :

لائے نفی جنس وہ لَا ہے جو نکرہ پر داخل ہو کر پوری جنس کی نفی کرتا ہے۔ یہ لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے : لَا وَلَدَ کَسْلَانٌ (کوئی لڑکا سست نہیں ہے)۔

ترکیب : لَا لائے نفی جنس، وَلَدَ اس کا اسم، کَسْلَانٌ اس کی خبر۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۹) افعال مقاربہ کا اسم : افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرتے ہیں۔ یہ سات ہیں : (۱) عَسٰی (امید ہے)، (۲) کَادَ (قریب ہے)، (۳) کَرَبَ (قریب ہے)، (۴) اَوْشَکَ (قریب ہے)، (۵) طَفِقَ (لگا)، (۶) جَعَلَ (لگا)، (۷) اَخَذَ (لگا)۔

یہ افعال ایسے جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جس کی خبر فعل مضارع ہو۔ یہ مبتدا کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے : عَسَی الْوَلَدُ یَقْرَأُ (امید ہے کہ لڑکا پڑھے)، کَادَ الْمَطَرُ یَنْزِلُ (قریب ہے کہ بارش برسے)۔

عَسٰی : امید ہے کہ۔ جیسے : عَسَی الْوَلَدُ یَقْرَأُ (امید ہے کہ لڑکا پڑھے)۔

کَادَ، اَوْشَکَ، کَرَبَ : قریب ہے کہ۔ جیسے : کَادَ مَاجِدٌ یَجْلِسُ (قریب ہے کہ ماجد بیٹھے)، اَوْشَکَ حَامِدٌ یَقْرَأُ (قریب ہے کہ حامد پڑھے)، کَرَبَ شَاکِرٌ یَکْتُبُ (قریب ہے کہ شاکر لکھے)۔

فائدہ ۱ : ان چاروں کی خبر پر کبھی اَنْ آتا ہے۔ جیسے : عَسَی الْوَلَدُ اَنْ یَقْرَأَ، کَادَ مَاجِدٌ اَنْ یَجْلِسَ، اَوْشَکَ حَامِدٌ اَنْ یَقْرَأَ، کَرَبَ شَاکِرٌ اَنْ یَکْتُبَ

ملحوظہ : اَنْ فعل مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔اس کا بیان آگے آئے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

فائدہ ۲ : طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ کسی کام کے شروع ہونے کو بتلاتے ہیں، اس لئے

ان کو'فعل شروع' کہتے ہیں۔ان کا ترجمہ'لگا' سے کیا جاتا ہے۔ جیسے : طَفِقَ الْوَلَدُ یَقْرَأُ (لڑکا پڑھنے لگا)، طَفِقَتِ الْبِنْتُ تَقْرَءُ (لڑکی پڑھنے لگی)، جَعَلَ الطَّالِبُ یَجْتَهِدُ (طالب علم محنت کرنے لگا)، اَخَذَ الْخَطِیْبُ یَخْطُبُ (خطیب خطبہ دینے لگا)۔ ان تینوں کی خبر پر ان نہیں آتا۔

فائدہ ۳ : کبھی کَرَبَ بھی فعل شروع کے معنیٰ دیتا ہے۔ جیسے : کَرَبَ شَاکِرٌ یَکْتُبُ (شاکر لکھنے لگا)۔

ترکیب : عَسیَ الْوَلَدُ یَقْرَأُ : عَسیٰ فعل مقاربہ، الْوَلَدُ عسیٰ کا اسم، یَقْرَأُ فعل، ھو کی ضمیر فاعل،فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر عسیٰ کی خبر۔عسیٰ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۱۰) منادیٰ مفرد معرفہ : مرفوع ہوتا ہے۔جیسے : یَا زَیْدُ، اور اگر منادیٰ مضاف ہوتو منصوب ہوتا ہے۔جیسے : یَا عَبْدَ اللّٰهِ.

حرف ندا : جس حرف کے ذریعہ کسی کو بلایا جائے اسے'حرف ندا' کہتے ہیں۔

منادیٰ : جس کو بلایا جائے اسے منادی کہتے ہیں۔جیسے یَا خَالِدُ. اس میں'یا' حرف ندا اور'خالد' منادی ہے۔

حروف ندا پانچ ہیں: یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، اَ ۔ اَیْ اور اَ نزدیک کے واسطے اور اَیَا اور ھَیَا دور کے واسطے اور یَا نزدیک اور دور دونوں کے لئے ہے۔

فصل -۱۵ : منصوبات کا بیان

یعنی ان اسموں کا بیان جن کے آخری حرف پر زبر آتا ہے۔

ایسے اسماء تیرہ ہیں :

(۱) مفعول بہ، (۲) مفعول مطلق، (۳) مفعول فیہ، (۴) مفعول لہ، (۵) مفعول معہ، (۶) حال، (۷) تمیز، (۸) مستثنٰی، (۹) حروف مشبہ بالفعل کا اسم، (۱۰) افعال ناقصہ کی خبر، (۱۱) ماولا مشابہ بلیس کی خبر، (۱۲) لائے نفی جنس کا اسم، (۱۳) منادیٰ مضاف۔

(۱) مفعول بہ : وہ اسم ہے جس پر کام کیا گیا ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (زید نے مارا بکر کو) اس مثال میں مارنے کا کام بکر پر ہوا ہے، اس لئے یہ مفعول بہ ہے۔

ترکیب : ضَرَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل، بَکْرًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

فائدہ ۱ : مفعول بہ کبھی ضمیر ہوتا ہے۔ اور جو ضمیر مفعول بہ بنتی ہے وہ 'ضمیر منصوب متصل' یا 'ضمیر منصوب منفصل' ہوتی ہے۔

فائدہ ۲ : ضمیر منصوب متصل اور ضمیر منصوب منفصل یہ ہیں[۱] :

صیغے	ضمیر منصوب متصل	ضمیر منصوب منفصل
واحد مذکر غائب کے لئے	ہٗ جیسے ضَرَبَہٗ	اِیَّاہٗ

۱۔ جس ترتیب سے ضمیر مرفوع منفصل یاد کروائی ہے، اسی ترتیب سے یہ ضمائر یاد کروائیں۔

تثنیہ مذکر غائب	هُمَا جیسے ضَرَبَهُمَا	ایاهُمَا
جمع مذکر غائب	هُمْ جیسے ضَرَبَهُمْ	اِیَّاهُمْ
واحد مؤنث غائب	هَا جیسے ضَرَبَهَا	اِیَّاهَا
تثنیہ مؤنث غائب	هُمَا جیسے ضَرَبَهُمَا	اِیَّاهُمَا
جمع مؤنث غائب	هُنَّ جیسے ضَرَبَهُنَّ	اِیَّاهُنَّ
واحد مذکر حاضر	کَ جیسے ضَرَبَکَ	اِیَّاکَ
تثنیہ مذکر حاضر	کُمَا جیسے ضَرَبَکُمَا	اِیَّاکُمَا
جمع مذکر حاضر	کُمْ جیسے ضَرَبَکُمْ	اِیَّاکُمْ
واحد مؤنث حاضر	کِ جیسے ضَرَبَکِ	اِیَّاکِ
تثنیہ مؤنث حاضر	کُمَا جیسے ضَرَبَکُمَا	اِیَّاکُمَا
جمع مؤنث حاضر	کُنَّ جیسے ضَرَبَکُنَّ	اِیَّاکُنَّ
واحد متکلم	ی جیسے ضَرَبَنِیْ	اِیَّایَ
تثنیہ وجمع متکلم	نَا جیسے ضَرَبَنَا	اِیَّانَا

فـــائـدہ ۳ : ضمیر منصوب متصل فعل کے بعد آئے تو ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہے۔
جیسے: ضَـرَبَکَ میں 'کَ' اور اگر حروف مشبہ بالفعل کے بعد آئے تو ان کا اسم بنتی ہے۔ جیسے : اِنَّکَ، لٰکِنَّکُمَا، لَعَلَّکُمْ ۔

فائدہ ۴ : ضمیر منصوب منفصل عموماً فعل سے پہلے آتی ہے اور مفعول بہ بنتی ہے۔
جیسے : اِیَّاکَ نَعْبُدُ (تیری ہی عبادت کرتے ہیں ہم)۔

ملحوظہ ۱ : ہٗ، ھُمَا، ھُمْ، ھَا، ھُمَا، ھُنَّ، کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ، ی، نَا : ان ضمائر سے پہلے اگر اسم آئے تو ضمیر مجرور باضافت ہوگی، اور اگر حرف جر آئے تو ضمیر مجرور بحرف جر ہوگی اور اگر فعل آئے تو ضمیر منصوب متصل ہوگی۔

ملحوظہ ۲ : فعل کے اخیر میں ضمیر منصوب متصل 'ی' بڑھانے سے پہلے ایک نون لگایا جاتا ہے، اس کو 'نون وقایہ' کہا جاتا ہے۔ یہ نون حرف جر مِنْ اور عَنْ کے بعد بھی آتا ہے۔ جیسے : مِنِّیْ، عَنِّیْ۔

(۲) مفعول مطلق : وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا یا اس فعل کے ہم معنیٰ ہو۔ جیسے قَعَدْتُّ جُلُوْساً.

ترکیب : ضَرَبْتُ فعل بافاعل، ضَرْبًا مفعول مطلق۔ فعل بافاعل مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۳) مفعول معہ : وہ اسم ہے جو اس واؤ کے بعد آئے جو 'مع' کے معنیٰ میں ہو۔ جیسے : ذَھَبَ زَیْدٌ وَ الْکِتَابَ (گیا زید کتاب کے ساتھ)۔

ترکیب : ذَھَبَ فعل، زَیْدٌ فاعل، واؤ حرف بمعنی مَعَ، اَلْکِتَابَ مفعول معہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۴) مفعول لہ : وہ اسم ہے جس کے لئے کام کیا گیا ہو۔ جیسے : قُمْتُ اِکْرَامًا

(میں کھڑا ہوا اکرام کرنے کے لئے)۔اس میں اکرام کرنے کے واسطے کھڑے ہونے کا کام ہوا ہے،اس لئے اِکْرَامًا مفعول لہ ہے۔

فائدہ : مفعول لہ مصدر ہوتا ہے۔

ترکیب : قُمْتُ فعل بافاعل، اِکْرَامًا مفعول لہ۔فعل بافاعل اپنے مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۵) مفعول فیہ : اس وقت یا جگہ کا نام ہے جس میں کام ہوا ہو۔جیسے : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے قرآن پڑھا جمعہ کے دن)۔اس مثال میں قرآن پاک پڑھنے کا کام جمعہ کے دن ہوا ہے اس لئے 'یَوْمَ الْجُمُعَةِ' مفعول فیہ ہے۔

ترکیب : قَرَأْتُ فعل بافاعل، الْقُرْآنَ مفعول بہ، یَوْمَ الْجُمُعَةِ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(۶) حال : وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بتائے۔

فاعل کی حالت کی مثال : اَکَلَ زَیْدٌ جَالِسًا (زید نے کھایا اس حال میں کہ وہ بیٹھا تھا)، قَرَأَ بَکْرٌ قَائِمًا (بکر نے پڑھا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا)۔

مفعول کی حالت کی مثال : ضَرَبْتُ زَیْدًا جَالِسًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بیٹھا تھا)، نَصَرْتُ عَلِیًّا قَائِمًا (میں نے علی کی مدد کی اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا)۔

فاعل اور مفعول کی حالت کی مثال : ضَـرَبَ زَيْـدٌ بَـكْرًا قَائِمَيْنِ (زید نے بکر کو مارا اس حال میں کہ وہ دونوں کھڑے تھے)۔

ذوالحال : جس کی حالت بتائی جائے اس کو ذوالحال کہتے ہیں۔اوپر کی مثالوں میں زید، بکر اور علی ذوالحال ہیں، کیوں کہ ان کی حالت بیان کی گئی ہے۔

قاعدہ ۱ : ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

قـاعدہ ۲ : اگر ذوالحال نکرہ ہوتو حال کو مقدم کرتے ہیں۔جیسے : ذَهَـبَ رَاكِبًا رَجُلٌ.

قاعدہ ۳ : کبھی ذوالحال ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے : زَيْـدٌ اَكَلَ جَالِسًا ۔ (اس میں هُوَ ذوالحال ہے جو اَكَلَ میں مستتر ہے۔)

فـائدہ ۱ : حال کبھی اسم فاعل کا صیغہ ہوتا ہے، جیسے : جَـاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، اور کبھی اسم مفعول کا، جیسے : جَـاءَ زَيْدٌ مَـحْـزُوْنًـا، (زید آیا غمگین ہونے کی حالت میں)، اور کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے۔ جیسے : جَاءَ زَيْدٌ وَ هُوَ مَحْزُوْنٌ. اور کبھی جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ جیسے : جَاءَ زَيْدٌ يَرْكَبُ.

تراکیب : **جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا** : جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔فعل فاعل سے مل کر...

جَاءَ زَيْدٌ مَحْزُوْنًا : جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، مَحْزُوْنًا حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل۔فعل فاعل سے مل کر...

جَـاءَ زَيْدٌ وَهُوَ مَحْزُوْنٌ : جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، وَ واوحالیہ، هُوَ مَحْزُوْنٌ

مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل...

جَاءَ زَیْدٌ یَرْکَبُ : جَاءَ فعل، زَیْدٌ ذوالحال، یَرْکَبُ فعل، هو ضمیر پوشیدہ فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال۔ ذوالحال حال سے مل کر فاعل...

فائدہ ۲ : حال کا ترجمہ 'ہونے کی حالت میں'، 'ہوکر'، 'کرتا ہوا' وغیرہ الفاظ سے کیا جاتا ہے۔

(۷) تمیز : وہ اسم ہے جو پوشیدگی کو دور کرے۔

مُمَیَّز : وہ اسم ہے جس میں پوشیدگی ہو۔ جیسے : عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ قَلَمًا (میرے پاس گیارہ قلمیں ہیں)، اس میں اَحَدَ عَشَرَ ممیّز اور قَلَمًا تمیز ہے۔

قاعدہ ۱ : تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے۔

قاعدہ ۲ : تمیز مندرجۂ ذیل چیزوں سے پوشیدگی کو دور کرتی ہے :

(۱) عدد سے، جیسے : اَخَذْتُ اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا (میں نے گیارہ درہم لئے)۔

(۲) وزن سے، جیسے : عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)۔

(۳) پیمانہ سے، جیسے : عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔

(۴) پیمائش سے، جیسے : مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں ہے

آسمان میں ایک ہتھیلی کے بقدر بادل)۔

(۵) مقیاس (اندازہ) سے، جیسے : عِنْدِیْ مِلْوُ الدَّلْوِ عَسَلاً (میرے پاس بالٹی بھر شہد ہے)۔

(٦) نسبت کی پوشیدگی جملہ سے، جیسے : طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا (اچھا ہوگیا زید ذات کے اعتبار سے)۔

ترکیب : اَخَذْتُ اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا : اَخَذْتُ فعل بافاعل، اَحَدَعَشَرَ ممیّز، دِرْهَمًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مفعول بہ۔ فعل بافاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ترکیب : عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا. عِنْدِیْ مضاف مضاف الیہ سے مل کر ثَابِتٌ کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ رَطْلٌ ممیّز، زَیْتًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر مبتداء مؤخر۔ مبتداء مؤخر خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) مستثنٰی : وہ اسم ہے جو حرف استثناء کے بعد آئے۔

مستثنٰی منہ : وہ اسم ہے جو حرف استثناء سے پہلے آئے۔

حروف استثناء : گیارہ ہیں : اِلَّا، غَیْرَ، سِوٰی، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلاَ، عَدَا، مَا خَلاَ، مَا عَدَا، لَیْسَ، لاَ یَکُوْنُ.

مثال : جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا. اس مثال میں زَیْدًا مستثنٰی ہے، اَلْقَوْمُ مستثنٰی منہ ہے اور اِلَّا حرف استثناء ہے۔

قاعدہ : حروف استثناء لاکر یہ بتایا جاتا ہے کہ جس بات کا تعلق مستثنیٰ منہ سے ہے اس میں مستثنیٰ داخل نہیں ہے۔ اوپر کی مثال میں زید آنے کے حکم میں داخل نہیں ہے۔

(۹) حروف مشبہ بالفعل کا اسم : جیسے : اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

(۱۰) افعال ناقصہ کی خبر : جیسے : کَانَ الْوَلَدُ مُجْتَهِداً.

(۱۱) 'ما' و 'لا' مشابہ بلیس کی خبر : جیسے : مَا الْوَلَدُ مُجْتَهِداً.

(۱۲) لائے نفی جنس کا اسم : جیسے : لاَ وَلَدَ مُجْتَهِدٌ.

(۱۳) منادیٰ مضاف : جیسے : یَا عَبْدَ اللّٰهِ.

فصل -۱۶ : مجرورات کا بیان

یعنی ان اسموں کا بیان جن کے آخری حرف پر زیر آتا ہے۔

ایسے اسماء دو ہیں :

(۱) مضاف الیہ (اس کا بیان گزر چکا۔)،

(۲) وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو۔ وہ سترہ ہیں، جو اس شعر میں جمع ہیں :

بـاؤ تـاؤ کـاف و لام وواؤ مُـنْـذُ و مُـذْ، خَلاَ،
رُبَّ، حَـاشَـا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلیٰ، حَتّٰی، اِلیٰ

ان حروف کے معانی :

بِ: سے، ذریعہ، جیسے : کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ میں نے قلم کے ذریعہ لکھا۔

کَ : کے جیسا، جیسے : لَیْسَ الْاِنْسَانُ کَالْحَیْوَانِ انسان حیوان کے جیسا نہیں ہے۔

لِ : کے لئے، جیسے : اَلْعِلْمُ لِفَوْزٍ علم کامیابی کے لئے ہے۔

مِنْ : سے، جیسے : خَرَجْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ میں مدرسہ سے نکلا۔

فِیْ : میں، جیسے : اَلْهِدَایَةُ فِی الْقُرْآنِ ہدایت قرآن میں ہے۔

عَلٰی : پر، جیسے : اَلْقَلَمُ عَلَى الْكِتَابِ قلم کتاب پر ہے۔

حَتّٰی : تک، جیسے : سَافَرْتُ حَتَّى الْفَجْرِ میں نے فجر تک سفر کیا۔

اِلٰی : تک، طرف۔ جیسے : وَصَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ میں مسجد تک پہونچا۔ ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ میں مسجد کی طرف گیا۔

خَلاَ، حَاشَا، عَدَا : سوائے۔

رُبَّ : بہت سارے، بہت کم۔ جیسے : رُبَّ دَرْسٍ قَرَأْتُ (بہت سارے اسباق میں نے پڑھے)، رُبَّ تِلْمِیْذٍ یَجْتَهِدُ (بہت کم طالب علم محنت کرتے ہیں)۔

ت، و : یہ دونوں قسم کے کے لئے آتے ہیں، جیسے : تَاللّٰهِ، (اللہ کی قسم)، وَالْفَجْرِ (فجر کی قسم)۔ لیکن ت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

عَنْ : بارے میں، سے، جیسے : سَئَلْتُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ میں نے پوچھا مسئلہ کے بارے میں۔ رُوِیَ عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ روایت کیا گیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے۔

اہم فصل - ۱۷ :

اسم کی قسموں اور ان کے اعراب کا بیان

جاننا چاہئے کہ :

۱ : اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں اور اعراب کی نو۔

۲ : اعراب کبھی لفظی ہوتا ہے (یعنی لفظوں میں نظر آتا ہے) اور کبھی تقدیری (یعنی لفظوں میں نظر نہیں آتا، صرف مان لیا جاتا ہے)۔

۳ : لفظی اعراب کبھی زبر، زیر، پیش کے ذریعہ آتا ہے (اس کو 'اعراب بالحرکت' کہتے ہیں)، اور کبھی واؤ، الف، یاء کے ذریعہ آتا ہے (اس کو 'اعراب بالحروف' کہتے ہیں۔)

۴ : جب اسم مرفوع ہو تو 'حالت رفعی' میں کہلاتا ہے اور جب منصوب ہو تو 'حالت نصبی' میں اور جب مجرور ہو تو 'حالت جری' میں۔

اسم متمکن کی پہلی قسم :

اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے : زَیْدٌ۔

دوسری قسم :

اسم مفرد منصرف قائم مقام صحیح، جیسے : ظَبْیٌ، دَلْوٌ۔ (ظبی : ہرن)

صحیح : نحویوں کے نزدیک وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے :

زَیْدٌ۔ (شروع یا بیچ میں حرف علت ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔)

قائم مقام صحیح : نحویوں کے نزدیک وہ اسم ہے جس کے آخر میں حرف علت واو یا یاء ہو اور اس سے پہلے جزم ہو۔ جیسے : ظَبْیٌ.

تیسری قسم :

جمع مکسر منصرف، جیسے : رِجَالٌ۔

ان تینوں قسموں کا اعراب : حالت رفع میں ضمہ لفظی، حالت نصب میں فتحہ لفظی، حالت جر میں کسرہ لفظی۔

جیسے : جَاءَ زَیْدٌ (آیا زید)، جَاءَ ظَبْیٌ، جَاءَ رِجَالٌ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا (میں نے دیکھا زید کو)، رَأَیْتُ ظَبْیًا، رَأَیْتُ رِجَالاً۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (میں گزرا زید کے پاس سے)، مَرَرْتُ بِظَبْیٍ، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

اسم متمکن کی چوتھی قسم :

جمع مؤنث سالم، جیسے : مُسْلِمَاتٌ۔

اس کا اعراب : حالت رفع میں ضمہ لفظی، حالت نصب و جر میں کسرہ لفظی۔

جیسے : جَائَتْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

یاد رکھئے : جمع مؤنث سالم پر کبھی بھی زبر نہیں آئے گا، زبر کی جگہ زیر ہی آئے گا۔

پانچویں قسم :

غیر منصرف، جیسے : عُمَرُ۔

اس کا اعراب : حالت رفع میں ضمہ لفظی، حالت نصب و جر میں فتحہ لفظی۔

جیسے : جَاءَ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

یاد رکھئے : غیر منصرف پر کبھی بھی زیر نہیں آئے گا، زیر کی جگہ زبر ہی آئے گا۔

چھٹی قسم :

اسمائے ستہ مکبرہ اس شرط کے ساتھ کہ یہ اسماء یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں۔

وہ چھ اسماء یہ ہیں : اَبٌ (والد)، اَخٌ (بھائی)، حَمٌ (دیور)، ھَنٌ (شرمگاہ)، فَمٌ (منہ)، ذُوْ (والا)۔

اس کا اعراب : حالت رفع میں واؤ، حالت نصب الف اور حالت جر میں یاء۔

جیسے : جَاءَ اَبُوْکَ، رَأَیْتُ اَبَاکَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ.

اسم متمکن کی ساتویں قسم :

تثنیہ، جیسے : رَجُلاَنِ، اِمْرَأَتَانِ۔

آٹھویں قسم :

کِلاَ وکِلْتَا جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہو، جیسے : کِلاَھُمَا، کِلْتَاھُمَا۔

نویں قسم :

اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ

ساتویں، آٹھویں، نویں قسم کا اعراب : حالت رفع میں الف، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مفتوح۔

جیسے : جَاءَ رَجُلاَنِ، جَاءَ كِلاَهُمَا (وہ دونوں مرد آئے)، جَائَتْ كِلْتَاهُمَا (وہ دونوں عورتیں آئیں)، جَاءَ اِثْنَانِ (دو مرد آئے)، جَائَتْ اِثْنَتَانِ (دو عورتیں آئیں)۔ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا / كِلْتَيْهِمَا، رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ / اِثْنَتَيْنِ۔مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا / بِكِلْتَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاِثْنَيْنِ / اِثْنَتَيْنِ۔

اسم متمکن کی دسویں قسم :

جمع مذکر سالم، جیسے : مُسْلِمُوْنَ۔

گیارہویں قسم :

اُولُوْ جیسے : اُولُو الْعِلْمِ۔

بارہویں قسم :

عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

دسویں، گیارہویں، بارہویں قسم کا اعراب : حالت رفع میں واؤ ماقبل مضموم، حالت نصب

وجر میں یاء ماقبل مکسور۔

جیسے : جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، جَاءَ اُوْلُو الْعِلْمِ، (علم والے آئے)، جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً (بیس آدمی آئے)۔ رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، رَأَیْتُ اُوْلِی الْعِلْمِ، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً۔مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِاُوْلِی الْعِلْمِ، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً۔

فائدہ : عِشْرُوْنَ (بیس)، ثَلاَثُوْنَ (تیس)، اَرْبَعُوْنَ (چالیس)، خَمْسُوْنَ (پچاس)، سِتُّوْنَ (ساٹھ)، سَبْعُوْنَ (ستّر)، ثَمَانُوْنَ (اسی)، تِسْعُوْنَ (نوّے)۔

اسم متمکن کی تیرہویں قسم :

اسم مقصور، جیسے : مُوْسیٰ، عِیْسٰی، صُغْریٰ وغیرہ۔

فائدہ : اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے اخیر میں الف مقصورہ ہو یعنی وہ الف ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔

چودہویں قسم :

ہر وہ اسم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو سوائے جمع مذکر سالم اور تثنیہ کے۔

جیسے : وَالِدِی۔

تیرہویں، چودہویں قسم کا اعراب : تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔یعنی حالت رفعی میں ضمہ تقدیری، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری، حالت جری میں کسرہ تقدیری۔

جیسے : جَاءَ مُوْسیٰ، جَاءَ وَالِدِیْ ۔ رَأَیْتُ مُوْسیٰ، رَأَیْتُ وَالِدِیْ۔
مَرَرْتُ بِمُوْسیٰ، مَرَرْتُ بِوَالِدِیْ۔

ملحوظہ : تثنیہ جب یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو تو اس کا اعراب ساتویں قسم کے مطابق ہوگا۔

اسم متمکن کی پندرہویں قسم :

اسم منقوص، جیسے : قَاضِیْ

اس کا اعراب : حالت رفع میں ضمہ تقدیری، حالت نصب میں فتحہ لفظی، حالت جر میں کسرہ تقدیری۔

جیسے : جَاءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ۔
جَاءَ قَاضٍ، رَأَیْتُ قَاضِیًا، مَرَرْتُ بِقَاضٍ۔

فائدہ : اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے اخیر میں یاء ماقبل مکسور ہو۔ جیسے : دَاعِیْ، رَاضِیْ، ھَادِیْ وغیرہ۔

سولہویں قسم :

وہ جمع مذکر سالم جو یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے : مُسْلِمِیَّ

اس کا اعراب : حالت رفع میں واوٗ تقدیری، حالت نصب و جر میں یاء ماقبل مکسور۔

جیسے : جَاءَ مُسْلِمِیَّ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ.

فائدہ : مُسْلِمِیَّ کی اصل حالت رفعی میں مُسْلِمُوْنَ یَ ہے، جب اس کو یائے متکلم کی طرف مضاف کیا تو جمع کا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ مُسْلِمُوْیَ رہ گیا۔اب واؤ اور یاء جمع ہوئے، واؤ ساکن تھا اس لئے مَرْمِیٌّ کے قاعدہ سے واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا مُسْلِمُیَّ ہوا۔پھر میم کے ضمہ کو ی کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا۔ مُسْلِمِیَّ ہو گیا۔

مُسْلِمِیَّ کی اصل حالت نصبی وجری میں مُسْلِمِیْنَ یَ ہے، کیوں کہ جمع مذکر سالم کی نصبی و جری حالت میں یاء ماقبل مکسور ہوتی ہے۔اس لئے یہاں جمع کا نون گرا دینے کے بعد واؤ کو یاء سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی۔صرف یاء کا یاء میں ادغام کریں گے۔

ملحوظہ : اسم کی سولہ قسموں میں سے پہلی پانچ قسموں میں اعراب بالحرکت ہوتا ہے۔اس کے بعد کی سات قسموں میں اعراب بالحروف ہوتا ہے اور آخری چار قسموں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

فعل یعنی کام۔

فعل کی جمع افعال ہے۔

فصل -۱۸ : فعل کے معرب ومبنی ہونے کا بیان

تمام فعلوں میں فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی الاصل ہیں۔

اور فعل مضارع کے جن صیغوں میں جمع مؤنث کا نون ہو یا نونِ ثقیلہ یا نونِ خفیفہ ہو وہ مبنی ہوں گے اور ان کے علاوہ مضارع کے تمام صیغے معرب ہوں گے۔

فعل کی چار قسمیں ہیں : ماضی، مضارع، امر، نہی۔ان میں سے صرف مضارع معرب ہے، اس لئے صرف اسی کے اعراب کا بیان ہوگا۔

فصل -۱۹ : فعل مضارع کے اعراب کا بیان

فعل مضارع کی تین حالتیں ہیں :

(۱)منصوب، (۲)مجزوم، (۳)مرفوع۔

(۱)منصوب : چار حروف ایسے ہیں جو مضارع کو منصوب بنا دیتے ہیں، (یعنی فعل مضارع کونصب دیتے ہیں) وہ یہ ہیں :

اَنْ (کہ)، لَنْ (ہرگز نہیں)، کَیْ (تا کہ)، اِذَنْ (تب تو)۔ جیسے :

اُرِیْدُ اَنْ اَقْرَأَ (میں چاہتا ہوں کہ پڑھوں)۔

لَنْ یَّضْرِبَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں مارے گا)۔

اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تا کہ میں جنت میں داخل

ہو جاؤں)۔

اِذَنْ کا استعمال کسی بات کے جواب میں ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ اُعَلِّمُکَ (میں آپ کو علم سکھاؤں گا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اِذَنْ اَشْکُرَکَ (تب تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا)۔

ان حروف کو 'حروف ناصبہ' (نصب دینے والے حروف) کہا جاتا ہے۔

(۲) مجزوم : پانچ حروف ایسے ہیں جو مضارع کو مجزوم بنا دیتے ہیں، (یعنی فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں) وہ یہ ہیں : اِنْ (اگر)، لَمْ (نہیں)، لَمَّا (ابھی تک نہیں)، لامِ امر (چاہیئے کہ)، لائے نہی (نہ)۔ جیسے :

اِنْ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ (اگر تو محنت کریگا تو کامیاب ہوگا)۔

لَمْ يَكْتُبْ زَيْدٌ (زید نے نہیں لکھا)۔

لَمَّا يَكْتُبْ زَيْدٌ (ابھی تک زید نے نہیں لکھا)۔

لِيَكْتُبْ (اس کو چاہیئے کہ لکھے، اس کو لکھنا چاہیئے)۔

لاَ تَكْسَلْ (تو سستی نہ کر)۔

ان حروف کو 'حروف جازمہ' (جزم دینے والے حروف) کہا جاتا ہے۔

(۳) مرفوع : فعل مضارع کے شروع میں حروف ناصبہ یا حروف جازمہ میں سے کوئی حرف نہ ہو تو وہ مرفوع ہوگا۔

﴿ فصل -۲۰ : اِنْ شرطیہ کا بیان ﴾

اِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ ترکیب میں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے : اِنْ تَخرُجْ اَخرُجْ۔ اس میں تَخرُجْ شرط اور اَخرُجْ جزاء ہے۔

ترکیب : اِنْ تَخرُجْ اَخرُجْ ۔ اِنْ حرف شرط، تَخرُجْ فعل بافاعل شرط، اَخرُجْ فعل بافاعل جزاء۔ شرط جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

قاعدہ ۱ : اِنْ شرطیہ فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے: اِنْ اَکَلْتَ اَکَلْتُ (اگر تو کھائے گا تو میں کھاؤں گا)۔

قاعدہ ۲ : اِنْ کی جزاء اگر فعل مضارع ہو تو وہ مجزوم ہوگی۔ جیسے : اِنْ تَخرُجْ اَخرُجْ میں اَخرُجْ۔

قاعدہ ۳: اگر شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا تو جزاء میں فاء لانا ضروری ہوگا۔ جیسے : اِنْ تَجتَهِدْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ، اِنْ یَجتَهِدْ زَیْدٌ فَاَکْرِمْهُ، اِنْ یَکْسَلْ زَیْدٌ فَلاَ تُکْرِمْهُ، اِنْ تَجتَهِدْ فَاَسْعَدَکَ اللّٰهُ۔[1]

قاعدہ ۴ : جب ماضی دعا کے موقع پر آئے یا اس پر حرف شرط داخل ہو تو مستقبل کے معنیٰ میں ہو جائے گی۔ جیسے : جَزَاکَ اللّٰهُ (اللہ آپ کو بدلہ عطا فرمائے)، اِنْ تَعَلَّمْتَ نَجَحْتَ (اگر تو علم سیکھے گا تو کامیاب ہوگا)۔

۱- اساتذۂ کرام ان تمام امثلہ کی تراکیب کروادیں۔

فصل -۲۱ : فعل کے عمل کرنے کا بیان

جاننا چاہئے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو۔ اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) معروف، (۲) مجہول۔

فعل معروف : وہ فعل ہے جس کا کرنے والا معلوم ہو۔ جیسے : قَرأَ مَاجِدٌ.

فعل مجہول : وہ فعل ہے جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو۔ جیسے : قُتِلَ مَاجِدٌ.

پھر فعل معروف کی دو قسمیں ہیں : (۱) لازم، (۲) متعدی۔

فعل لازم : وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو ضرورت نہ ہو۔

جیسے : جَلَسَ رَاشِدٌ.

فعل متعدی : وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ مفعول کی بھی اس کو ضرورت ہو۔

جیسے : ضَرَبَ مَاجِدٌ حَامِدًا

فعل معروف لازم کا عمل : فاعل کو رفع دیتا ہے اور سات اسموں کو نصب دیتا ہے (یعنی چار مفعولات : مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ اور حال، تمیز، مستثنٰی کو)۔

فعل معروف متعدی کا عمل : فاعل کو رفع دیتا ہے اور آٹھ اسموں کو نصب دیتا ہے (یعنی پانچ مفعولات، حال، تمیز اور مستثنٰی کو)۔

جیسے : ضَرَبَ زَيْدٌ وَزُمَلَاءُهُ بَعْضَ الطُّلَّابِ ضَرْبًا شَدِيْدًا يَوْمَ الْاَحَدِ غَاضِبِيْنَ اِنْتِقَامًا مِنْهُمْ اِلَّا حَامِدًا۔

ترجمہ : زید نے مارا اپنے دوستوں کے ساتھ (مل کر) بعض طلباء کو سخت مار، اتوار کے دن، غصہ کی حالت میں، ان سے بدلہ لینے کے لئے، سوائے حامد کے۔

فعل مجہول کا عمل : نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور چار مفعولات، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب۔

جیسے : ضُرِبَ زَيْدٌ وَزُمَلَائَهُ ضَرْبًا شَدِيْدًا يَوْمَ الْسَّبْتِ قَائِمِيْنَ تَعْزِيْرًا اِلَّا حَامِدًا۔

ترجمہ : زید مارا گیا اپنے دوستوں کے ساتھ، سنیچر کے دن، کھڑے ہونے کی حالت میں، سزا کے لئے، سوائے حامد کے۔

فائدہ : یہ یاد رہے کہ فعل لازم اور فعل متعدی میں صرف مفعول بہ کا ہی فرق ہے، فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا اور فعل متعدی کا مفعول بہ آتا ہے۔ اس کے سوا بقیہ چاروں مفعولات اور حال، تمیز اور مستثنیٰ میں جس طرح فعل متعدی عمل کرتا ہے اسی طرح فعل لازم بھی عمل کرتا ہے۔

حرف کا بیان

حرف یعنی دو کلموں کو جوڑنے والا کلمہ۔

حرف کی جمع حروف ہے۔

فصل ۔۲۲: حروف عاملہ کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں: (۱)حروف عاملہ، (۲)حروف غیر عاملہ۔

حروف عاملہ : یعنی وہ حروف جوعمل کرتے ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں :

(۱) وہ حروف جواسم میں عمل کرتے ہیں۔

(۲) وہ حروف جوفعل میں عمل کرتے ہیں۔

پھر جوحروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں :

(۱) حروف جر،(۲) حروف مشبہ بالفعل،(۳) ماولا مشابہ بلیس،(۴) لائے نفی جنس،(۵) حروف ندا۔(ان تمام کا بیان اپنی اپنی جگہوں پر بحمداللہ گزر چکا۔)

اور جوحروف فعل میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں :

(۱) فعل مضارع کونصب دینے والے(حروف ناصبہ)، (۲) فعل مضارع کو جزم دینے والے(حروف جازمہ)۔ (ان کا بیان بھی گزر چکا۔)

فصل ۔۲۳: حروف غیر عاملہ کا بیان

حروف غیر عاملہ : یعنی وہ حروف جو کچھ عمل نہیں کرتے۔ان کی سولہ قسمیں ہیں :

(۱)حروف ایجاب، (۲)حروف استفہام، (۳)حروف عطف، (۴) حروف شرط، (۵)لولا، (۶)حروف تنبیہ، (۷)حروف تفسیر، (۸)حروف تحضیض،(۹)حروف مصدریہ، (۱۰)حروف زیادت، (۱۱)حرف توقع، (۱۲)

حرف ردع، (۱۳) تنوین، (۱۴) نون تاکید، (۱۵) لام مفتوحہ، (۱۶) ما جو مادام کے معنی میں ہو۔

ان میں سے صرف تین کا یہاں بیان کیا جاتا ہے، بقیہ کا حصۂ دوم میں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) حروف ایجاب : یعنی وہ حروف جو مثبت جواب دینے کے لئے آتے ہیں، یہ چھ ہیں : نَعَمْ (ہاں)، اَجَلْ (ہاں)، اِیْ (ہاں)، جَیْرِ (ہاں)، بَلٰی (کیوں نہیں)، اِنَّ (بیشک)

(۲) حرف استفہام : اور یہ دو ہیں : ہمزہ اور ھَلْ

یہ دونوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے : اَ زَیْدٌ قَائِمٌ ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟) ھَلْ بَکْرٌ نَائِمٌ ؟ (کیا بکر سو رہا ہے؟)

فائدہ : سوال کرنے کے لئے گیارہ الفاظ آتے ہیں۔ ان میں سے یہ دو حرف ہیں، باقی تمام اسم ہیں۔

(۳) حروف عطف : یعنی وہ حروف جو کلمہ سے کلمہ یا جملہ سے جملہ کو جوڑنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ دس ہیں : واؤ (اور)، فا (تو، پھر، پس)، ثُمَّ (پھر)، حَتّٰی (یہاں تک کہ)، اِمَّا (یا)، اَوْ (یا)، اَمْ (یا)، لَا (نہیں)، بَلْ (بلکہ)، لٰکِنْ (لیکن)۔ جیسے : جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ۔

فائدہ : حرف عطف سے پہلے والے لفظ کو 'معطوف علیہ' اور بعد والے لفظ کو 'معطوف' کہتے ہیں۔

قاعدہ : معطوف اور معطوف علیہ کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے۔ جیسے : جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ۔

ترکیب : جَاءَ فعل، زَیْدٌ معطوف علیہ، وَ حرف عطف، بَکْرٌ معطوف۔ معطوف اور معطوف علیہ مل کر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

ثُمَّ (پھر) : جیسے : جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ بَکْرٌ۔ زید آیا پھر بکر آیا۔

اَوْ (یا) : دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے : اِجْلِسْ اَوْ اِذْهَبْ (بیٹھ یا جا)، خُذْ هٰذَا اَوْ ذٰلِکَ (تو یہ لے یا وہ)۔

اَمْ (یا) : یہ بھی اَوْ کے معنیٰ میں آتا ہے، مگر استفہام کے ساتھ۔ جیسے : أَ هٰذَا اَخُوکَ اَمْ ذٰلِکَ ؟ (کیا یہ تیرا بھائی ہے یا وہ؟)۔

اِمَّا (یا) : یہ بھی اَوْ کے معنیٰ میں آتا ہے، لیکن ہمیشہ واو کے ساتھ مکرر آتا ہے۔ جیسے : اَلثَّمَرُ اِمَّا حُلْوٌ وَ اِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

لٰکِنْ (لیکن) : حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰکِنْ حَامِدٌ لَمْ یَحْضُرْ (طلباء حاضر ہوئے لیکن حامد حاضر نہیں ہوا)۔

لَا (نہیں، نہ) : کُلِ الْخُبْزَ لَا الرُّزَّ (روٹی کھا، نہ کہ چاول)۔

بَلْ (بلکہ) : مَا ذَهَبَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ (زید نہیں گیا، بلکہ بکر گیا)۔

تم الجزء الاول بفضل الله تعالیٰ وعونه

جامعہ محمودیہ، بھاؤنگر، گجرات کا سات سالہ نصاب عالمیت

سال اول

(۱) علم الصرف اولین، ثالث۔ (۲) مشق صرف۔
(۳) محمود النحو ح ۱، ۲ مکمل۔ (۴) مشق نحو۔
(۵) منہاج العربیہ ح ۱ مکمل، ح ۲ کے آٹھ اسباق، القراءۃ الواضحہ ح ۱، ۲ مکمل۔
(۶) تعلیم الاسلام مکمل مع متفرقات۔ (۷) املاء۔[۱]
(۸) رہبر تجوید۔

سال دوم

(۱) امین الصیغہ (اردو)۔ (۲) ہدایۃ النحو، شرح مأۃ عامل۔
(۳) قصص النبیین ح ۱، ۲، ۳ مکمل۔ (۴) القراءۃ الراشدۃ ح ۱، ۲ مکمل۔
(۵) نور الایضاح۔ (۶) تربیت۔[۱]
(۷) املاء۔ (۸) جامع الوقف۔

سال سوم

(۱) ترجمۂ کلام پاک پ ۱۱ سے ۲۰۔ (۲) قدوری۔
(۳) قصص النبیین ح ۵ مکمل۔ (۴) آسان منطق، مرقات۔
(۵) تیسیر، چہل، آمدن، حکایات، کریما مکمل۔ (۶) تربیت۔[۱]
(۷) علوم عصریہ (انگریزی، حساب وغیرہ)۔ (۸) فوائد مکیہ۔

ا۔ جامعہ ھذا میں عربی چہارم تک ہر درجہ میں طلباء کی تربیت کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عربی اول میں املاء کے گھنٹہ میں ہر ہفتہ ترغیبی بات کی جاتی ہے۔ اس میں عام طور پر طلباء میں علم کا شوق پیدا کرنے کے لئے علم کے فضائل، اہمیت وغیرہ اور سال دوم میں تربیت کے گھنٹہ میں طلباء کو عمل پر کھڑا کرنے کے لئے: فضائل نماز، فضائل قرآن، فضائل ذکر، صحابہ کے دین کے لئے قربانی ومجاہدوں کے واقعات (حکایات صحابہ) وغیرہ کتابوں سے طلباء کی تربیت کی جاتی ہے اور

سال چہارم

(۱) ترجمۂ کلام پاک پ۲۱ سے ۳۰۔
(۲) ہدایہ اول مکمل۔
(۳) مختارات، نفحۃ العرب (باب نظم)۔
(۴) اصول الشاشی مکمل۔
(۵) عقیدۃ الطحاوی، دروس البلاغہ۔
(۶) تربیت (الادب المفرد)۔[۱]
(۷) مطالعۂ مسائل سال اول۔[۲]
(۸) خلاصہ، جزری۔

سال پنجم

(۱) ترجمۂ کلام پاک پ۱ سے ۱۰۔
(۲) ہدایہ ثانی مکمل۔
(۳) نورالانوار (بحث سنت واجماع)، حسامی باب القیاس مکمل۔
(۴) جلالین شریف پ۱۱ سے ۲۰۔
(۵) الفوزالکبیر، سراجی۔
(۶) مشکوۃ شریف (از کتاب الاطعمہ تا ختم کتاب)۔
(۷) محاضرات۔
(۸) مطالعۂ مسائل سال دوم۔[۳]

سال ششم

(۱) مشکوۃ شریف (از ابتداء تا کتاب الجنائز)۔
(۲) ہدایہ ثالث مکمل۔
(۳) مشکوۃ شریف (از کتاب الزکوۃ تا کتاب الاطعمہ)۔
(۴) ہدایہ رابع مکمل۔
(۵) جلالین شریف پ۱ سے ۱۰۔
(۶) جلالین شریف پ۲۱ سے ۳۰۔
(۷) مقدمۂ مشکوۃ، من اطیب المنح فی علم المصطلح۔
(۸) فنون۔[۴]

سال سوم میں عبادت سے آگے کی تربیت کے لئے: فضائل صدقات احادیث نمبر: ۶، ۱۸، ۱۹، ۲۰ اور حقوق الاسلام، اغلاط العوام وغیرہ کتابوں سے اور سال چہارم میں امام بخاریؒ کی کتاب ''الادب المفرد'' میں سے والدین، رشتہ دار، پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے ابواب، نیز چند کتابوں سے رذائل اور خصائل کے متعلق مواد جمع کر کے اس کے ذریعہ طلباء کی تربیت کی جاتی ہے۔ ۲۔اس گھنٹہ میں ''کتاب المسائل'' کی پانچ جلدوں سے مسائل پر محنت کروائی جاتی ہے۔ ۳۔اس میں فقہ کی مختلف کتب سے منتخب مسائل پڑھائے جاتے ہیں۔ ۴۔اس میں طلباء اپنے ذوق کے مطابق مختلف فنون کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ۱۲ مزید معلومات کے لئے : مولانا لقمان صاحب : 8140068144